رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

فی پرچہ ۱ر

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر: غلام نبی ☆ قائمقام ایڈیٹر محفوظ الحق علمی (مولوی فاضل)

نمبر ۶۳	مورخہ ۱۵ر فروری سنہ ۱۹۲۳ء	یوم پنجشنبہ	مطابق جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۱ھ	جلد ۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضور سیدنا خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حسب اطلاع سابق ۱۲ر فروری بعد عصر بھیرو چیچی۔ پٹھان کوٹ کی جانب مع چند احباب تشریف لے گئے ☆

حضور کے بعد مولانا شیر علی صاحب جماعت قادیان کے امیر نیز مسجد مبارک میں امام صلوٰۃ ہیں۔

۱۰۔ فروری کو جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب مع کلاس مبلغین پٹیالہ ایک شادی کے موقع پر تشریف لے گئے تھے۔ آج ۱۴ر کو مع الخیر واپس آگئے ☆

۸ر فروری کو جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ کے مکان کی بنیاد رکھی گئی ☆

اعلان

حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورت یعنی کانفرنس ایام تعطیلات ایسٹر میں منعقد ہوگی۔ ایسٹر کی تعطیلات ۳۰ر مارچ ۱۹۲۳ء سے ۲ر اپریل ۱۹۲۳ء تک ہیں مجلس کا انعقاد ۳۱ر مارچ ۱۹۲۳ء اور یکم اپریل ۱۹۲۳ء کو ہوگا۔ جو دوست اس موقعہ پر کوئی مشورہ پیش کرنا چاہتے ہوں۔ وہ ۲۰ر فروری ۱۹۲۳ء تک اپنا مشورہ یہاں بھیج دیں۔ مگر یہ یاد رکھیں۔ کہ صرف اہم اور اصولی امور کے متعلق ہی مشورہ دیں ☆

خاکسار رحیم بخش۔ افسر ڈاک۔ قادیان

خون حسرت کے چند چھینٹے

آج سن لیجئے کچھ مجھ سے بیان لاہور
محفل ناز میں تھے جمع بتان لاہور

شکوہ بت شکنی۔ کر رہے تھے آپس میں
تنگ۔ محمود کے حملوں سے ہے جان لاہور

شاہ صاحب نے تو سر پیٹ لیا اور کہا
اچھا ہونے کا نہیں یہ خفقان لاہور

شیخ جی بولے کہ قسمت ہی بری تھی افسوس
سرد پڑنے لگی جلدی ہی دکان لاہور

صوفی صاحب نے کہا سیفیاں پڑھ پڑھ کے تھکے
گڑ گئی اپنے ہی سینے میں سنان لاہور

کوٹنگ

خان صاحب نے کہا خوہ اچھا دیں والا
بڑھ گیا - فرق ہی کرے گا مکانِ لاہو
مولوی نے کہا پڑھتے ہوئے انا للہ
بے نمک ہو گئی ہے آہ یہ نانِ لاہو
پیرِ فرتوت نے فرمایا کہ احباب کرام
کوئی لیتا نہیں میری یہ کمانِ لاہو
خواجۂ وقت پکارا کہ میں پہلے ہی سے
دوستو! چھوڑ چکا ہوں یہ جہانِ لاہو
ایک صاحب نے کہا ڈیم یہ شوری آلا
یونہی دکھلاتا رہا سبز جنانِ لاہو
اک دریچے سے یہ حسرت بھری آواز آئی
ہائے کیوں مٹتی چلی جاتی ہے شانِ لاہو
ڈال کر ہاتھے پہ بل کہنے لگا ان کا کبیر
سخت ناکام رہا میرا زمانِ لاہو
شانِ مرشد کی گھٹائی کہ بڑھے عالم میں
شان میری کہ ہوں میں روحِ روانِ لاہو
پیش کچھ بھی نہ گئی - ایسا نصیبہ اُلٹا
مجھ پہ غالب ہے وہ چند یلانِ لاہو
"تیموزا" کو جو نبی کہتے ہیں غالی بن کر
قادیان کو جو سمجھتے ہیں "امانِ لاہور"
اتنے میں آگیا محمودِ زمن کا سرہنگ
دم بخود رہ گئے دہشت سے بتانِ لاہو
جلسۂ سالانہ تھا؟ یا جمع ہوئے تھے اجمل
قبر حرمان زدہ پیر فاتحہ خوانِ لاہور

نامۂ صادق

بخیر گذشت پہلے پچھلی کسی ڈاک میں اطلاع دی تھی۔ کہ ایک متعصب عیسائی عورت نے جس کی لڑکی اسلام قبول کرنے کو تیار تھی۔ جب اور کچھ نہ بن سکا تو ہمارے برخلاف نالش کر دی۔ کہ ہمارا مشن لوگوں کی لڑکیوں کو اغوا کرتا ہے۔ اور تعدد ازدواج پر عمل کرتے ہوئے خود مسلمانوں کے ساتھ نکاح کر دیتا ہے۔ چونکہ سرکاری حکام میں بھی بعض متعصب ہوتے ہیں۔ اس لئے اسی واسطے مقدمہ نے بظاہر خوفناک صورت اختیار کر لی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے حکام پر ہماری صفائی جلد کھل گئی۔ اور مقدمہ ابتدائی منزل میں ڈسمس ہو گیا۔ فالحمد للہ۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ و احباب کرام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے ؂

ہندوستانی ممبر پارلیمنٹ کی رائے۔ شاہ پورجی سکلت والا صاحب لنڈن میں پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہوئے۔ ایک ہم وطن کو عزت پاتے دیکھ کر میں نے انہیں مبارکباد کا خط لکھا۔ اور اپنے سلسلہ کا کچھ لٹریچر ان کے مطالعہ کے واسطے بھیجا۔ میرے خط میں تو کوئی پولیٹیکل امور کا تذکرہ نہ تھا۔ مگر جواب میں جو انہوں نے شکریہ کا خط مورخہ ۲۵ نومبر ۲۲ء بھیجا ہے۔ اس میں سے الفاظ ذیل کی اشاعت فائدہ سے خالی نہ ہو گی۔ فرماتے ہیں :- "میں ہندوستان کی آزادی کے واسطے کوئی معتدبہ وعدے کرنے کے قابل ہرگز اپنے آپ کو نہیں پاتا۔ کیونکہ میرا پختہ یقین ہے کہ ہندوستان کے واسطے کوئی ذریعہ نجات نہیں ہو سکتا جب تک، کہ اہل ہند یہ دیکھ نہ لیں۔ کہ ادنیٰ درجہ کے مزدوروں کے وہی حقوق ہیں۔ جو اعلےٰ درجہ کے اُمراء یا تعلیم یافتہ اشخاص کے ہیں"۔

میرا مقصد سردست اس تحریر پر کسی رائے زنی کا نہیں۔ بلکہ اہل وطن کو ان کے ممبر پارلیمنٹ کے خیالات سے آگاہ کرنا ہے۔

عورتوں کے جوتے ایک اخبار راوی ہے کہ امریکہ میں عورتوں کے جوتوں کے مختلف فیشن تعداد میں سولہ ہزار ہیں ؂

حادثات سنہ ۱۹۲۲ء میں صرف شہر شکاگو میں ۷۳۶ آدمی موٹر کاروں سے ٹکرا کر ہلاک ہوئے

پارسل کے تھیلے میں بچہ کرسمس پر یہاں ڈاک کی بہت کثرت ہوتی ہے اور ڈاک خانوں میں بڑا ہنگامہ۔ ایک لیڈی شہر کلیولینڈ کے ڈاک خانہ میں ایک پارسل پوسٹ کرانے لگی۔ چھوٹا بچہ اس کی گود میں تھا۔ کھڑکی کے پاس بہت بھیڑ تھی۔ بچے کو انبوہ سے بچانے کے واسطے اس نے پارسلوں کے ایک ڈھیر پر لٹا دیا۔ جو ایک کونے میں اسے نظر آیا جب پارسل پوسٹ کرا کر واپس آئی۔ تو نہ وہ ڈھیر اور نہ بچہ وہاں تھا۔ ادھر اُدھر بہت تلاش کی۔ کچھ پتہ نہ ملا۔ تین گھنٹے کے بعد ڈاک خانہ کے اندر ایک تھیلے میں سے بچے کے رونے کی آواز آئی۔ کھول کر دیکھا۔ تو وہی بچہ ملا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ وہ پارسلوں کا ڈھیر ایک بہیڑی پر رکھا تھا۔ جس کو ڈاک والے صاحب کھینچ کر اندر لے گئے۔ اور جلدی سے تمام پارسل تھیلوں میں اُلٹ دیئے۔ بچہ بھی سویا ہوا اندر چلا گیا۔ کسی نے اسوقت خیال نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ جس کو بچانا چاہے۔ اُسے کوئی مار نہیں سکتا۔ اور جسے وہ مارے۔ اسے کوئی بچا نہیں سکتا ؂

احمدی طلباء کے والدین کو ضروری اطلاع

جو احمدی صاحب اپنے بچوں کو لاہور کے کسی کالج میں تعلیم کے لئے بھیجتے ہیں۔ انہیں واضح ہے کہ یہاں حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حکم سے کئی سال سے ایک ہوسٹل کھولا گیا ہے۔ جس میں احمدی طلباء کی رہائش کا انتظام ہے۔ یہاں طلباء کو احمدی طرز زندگی بسر کرنا پڑتی ہے۔ نمازیں بالالتزام جماعت کے ساتھ پڑھنی پڑتی ہیں۔ ہوسٹل میں روزانہ درس قرآن دیا جاتا ہے۔ طلباء کی عام اخلاقی حالت کی غور و پرداخت کی جاتی ہے ؂

نیز حضور کے ایماء سے ایک کالجیٹ ایسوسی ایشن قائم کی گئی ہے۔ جس کا مقصد باہمی ربط و اتحاد بڑھانا ہے بس اول تو چاہیئے۔ کہ ہر صاحب اپنے بچوں کو ہوسٹل میں داخل کرائیں۔ لیکن اگر کسی خیال سے ہوسٹل میں داخل نہ کرائیں۔ تو کم از کم یہ ضرور کریں کہ ہمیں ان کے ورود لاہور کی اطلاع دیں۔ اور ان کے پتہ سے مطلع فرمائیں تاکہ ہم ان سے مل کر انہیں اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کریں۔ اور ان کے لئے یہاں بھی ایک احمدی فضاء قائم ہو جائے۔

خاکسار :- عبد الحق۔ سکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن
احمدیہ ہوسٹل متصل دیال سنگھ کالج - لاہور

462

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۵ فروری ۱۹۲۳ء

بودھ مذہب کا موعود

وہ مبارک وجود جس کے انتظار میں تمام اہل ملل ہمہ تن چشم تھے - ایک ہی موعود تھا جس کو مختلف نام اور القاب سے یاد کیا جاتا تھا - اسی کو عہد قدیم والے "ماشیہ" عہد جدید والے "خداوند مسیح" کہتے تھے - اہل اسلام نے اس کو "روح اللہ النازل السماء" کے لقب سے ذکر کیا یا "احمد مہدی" کے نام سے پکارا - کتب ہنود میں اس کو "کلکی اوتار" ٹھہرایا گیا بودھ مذہب میں آنے والا "ایمڈ" بتایا گیا - وہی ایک مقدس موعود ہے - جس کو "محبوب جمیع ادیان" کہنا چاہیئے ؎

عباراتنا شتّیٰ وحسنک واحدٌ
فکلٌّ الیٰ ذاک الجمال یشیرُ

یہ وہی موعود ہے - جس کی خبر ہزارہا سال سے ہزاروں راست بازوں نے عالم میں مشہور فرمائی اور اس محبوب کی آمد آمد کی ایسی دھوم دھام سے بشارتیں دیں - کہ صرف کتب بشارات سے ایک اچھا خاصہ کتب خانہ مرتب ہو سکتا ہے - اہل اسلام میں صدائے "فانّہ المہدی واسمہ احمد" گونج رہی ہے (اقتراب الساعۃ صفحہ ۶۶ حجج الکرامہ صفحہ ۱۷۳ وغیرہ)

ہندوؤں کے کلکی پوران صفحہ ۸۴ کا مضمون بھی مبصرین کی نظر سے مخفی نہیں - جسمیں نہایت لطیف انداز میں یوں کہا گیا ہے کہ :-

"کلکی بھگوان انہیں اور اغیپوں کو جو شہر کے قریب تھے - دیکھ کر بہت خوش ہوئے احمد نے عزت اور محبت سے کہا اے طوطے اس جگہ ہم اشنان کریںگے - طوطے نے پربھو سے اس مطلب کو سمجھ کر عاجزی کے ساتھ عرض کیا - کہ میں پدما کے محل میں جانے کی اجازت چاہتا ہوں - اور اس نے پدماوتی کے پاس جا کر کلکی بھگوان کا پیام کہا - یعنی وہاں آنے کی مبارک خبر دی"

یہ وہ باتیں ہیں جن کو باخبر حضرات خوب جانتے ہیں - اس وقت بدھ مذہب کی پیشگوئی جو آنے والے موعود کے متعلق ہے - اہل نظر کے سامنے پیش کی جاتی ہے - کتاب "سیر برہما" مصنفہ مولوی عبدالحق خان صاحب موحد مطبوعہ نامی پریس لکھنؤ صفحہ ۲ و ۳ ملاحظہ ہو - فاضل مصنف نے مذہب برہما کی تحقیق فرماتے ہوئے آنے والے موعود کے متعلق پیشگوئی کا ذکر کیا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں :-

"تاریخ زئی ناٹھا کا تنی میں لکھا ہے کہ ہزاروں پچھے (پیغمبر) پیدا ہو چکے ہیں - وہ پانچ پچھے جو اس مذہب میں سب سے زیادہ بزرگ اور اعلیٰ مانے جاتے ہیں - اول کو کتاگو - دوم گوناگون - سوم کا بتار - چہارم شنگوشا یہ چار اب تک گذر چکے - اور پنجم ایمڈ جو ابھی نہیں پیدا ہوا - بلکہ آخر زمانہ میں پیدا ہو گا - برہما معتقد ہیں - کہ اس کے پیدا ہونے کے چند سال بعد قیامت آئیگی - اہل اسلام کہتے ہیں کہ عجب نہیں - ایمڈ سے مراد حضرت امام مہدی آخرزماں ہوں"

اسی کے مطابق ایک اور کتاب "جامع التواریخ مراۃ العالم جلد اول حصہ اول صفحہ ۹۰ پر مذہب بودھ کے متعلق لکھتے ہوئے آنے والے موعود کی پیشگوئی پر لکھا گیا ہے کہ :-

"ایمڈ جو ابھی پیدا نہیں ہوا - مگر آخر زمانہ میں پیدا ہو گا - برہما معتقد ہیں کہ اس کے پیدا ہونے کے چند سال بعد قیامت آئیگی"

پھر فاضل مصنف اپنی رائے صائب اس طرح تحریر کرتا ہے :-

"بموجب قول اہل اسلام غالباً ایمڈی سے مراد احمد ہے - جو حضرت امام مہدی آخرزمان کا نام ہے"

سو الحمد للہ کہ وہ احمد موعود ہم میں مبعوث ہوا - اور فرمایا ؎

احمد آخر زمان نام من است
آخریں جامے ہمیں جام من است

کلکتہ میں بدھ مذہب کے ایک عالم و صوفی مبلغ مسٹر دہرم پال سے بدھ مذہب کے موعود کے متعلق جب دریافت کیا گیا - تو انھوں نے کہا کہ بے شک ہم ایک ایسے شخص کے منتظر ہیں - کہا گیا کہ جب آپ منتظر ہیں تو حضور احمد موعود کی ذات و صفات سے ان کو آگاہ کیا گیا - تو انھوں نے بالآخر یہی کہا - کہ میں غور کروں گا - اور آپ اپنے دوستوں سے کہدیں - کہ ایسے شخص کو ضرور قبول کر کے اس کی تعلیم پر سچے دل سے چلتے رہیں ؛

گائے کی حفاظت کیلئے ستیاگرہ کی ضرورت

سوامی بھکر تیرتھ کی زیر صدارت گیا کی گائے کانفرنس کے اجلاس میں گائے کے ناپاک ذبیحہ سے مقدس مقامات کی حفاظت کئے جانے اور اس مقصد کی کامیابی کے لئے بوقت ضرورت ستیہ گرہ کے لئے تیار رہنے پر زور دیا گیا ہے -

اس پر محترم ہمعصر اصلاح لودیانہ ایک غور طلب امر پیش کرتا ہے کہ "اگر واقعی ستیہ گرہ ہوا - تو کس کے مقابل ہو گا - کیا عدم تعاون مسلمان بھی اس ستیاگرہ میں اپنے ہندو صاحبوں کا ساتھ دینگے ؟ اور گئو ماتا کی جئے "کے نعرے لگا کر اپنے اتحاد و اتفاق کا ثبوت دینگے - اگر اس ستیاگرہ کی مسلمانوں ہی کے مقابلہ میں ضرورت پڑی - تو اس وقت اس اتحاد و اتفاق پر عمل پیرا ہونے کی کیا صورت ہوگی ؟"

ہمارے خیال میں یہ غیر حقیقی اتحاد و اتفاق ابھی سے بزبان حال اپنا مستقبل بتا رہا ہے کہ ؎

اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند

اسلئے ہم صاف الفاظ میں کہنا چاہتے ہیں کہ حقیقی اتحاد جو نیک نتائج پیدا کرے - بجز اس صورت کے قائم نہیں ہو سکتا جو خدا کے مسیح حضرت احمد علیہ السلام نے پیغام صلح کے رنگ میں تجویز فرمائی - اور یقیناً ایک دن اسی مبارک تجویز کی طرف ہندوستان کو آنا پڑیگا - کیونکہ اس کے سوا [illegible] [illegible] کر دیگا ؛

دُرِّ نجف کی دُر افشانی

ہم نے ایک مضمون رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" مطبوعہ اکتوبر میں زیر عنوان "حدیث القرطاس سے شیعوں کا استدلال بے بنیاد" شایع کیا تھا۔ اسکے جواب میں ایڈیٹر درِ نجف نے ۸ر دسمبر ۱۹۲۲ء کے پرچہ میں غلاۃ روافض کی سنت کو قائم رکھتے ہوئے خامہ فرسائی کی ہے۔

ایڈیٹر صاحب کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ علماء متقدمین اس سے زیادہ وجوہات لکھ چکے ہیں۔ لیکن معلوم ہے۔ کہ علمائے شیعہ کثرہم اللہ فی البریہ نے ان وجوہات واہی کی قلعی کس خوبی سے کھولی۔ کہ آج تک کسی منطقی فلسفی ۔ سُنی ۔ میں ان کے جواب لکھنے کی جرأت نہ ہوگی"

جناب یہ تو اپنے مُنہ سے میاں مٹھو اور "پدرم سلطان بود" والی بات ہے۔ ہم اس بات کے مشتاق ہیں۔ کہ ہمارے چودہ پیش کردہ وجوہ کو نمبروار توڑیں۔ اور علمائے شیعہ شر البریہ نے جو قلعی کھولی ہے۔ وہی ہمارے سامنے پیش کریں۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ آپ اور آپ کے علماء کتنے پانی میں ہیں۔

اور آپ کا یہ لکھنا کہ "بنا ان وجوہات کی ایسی حدیثوں پر رکھی ہے۔ جو شیعوں پر حجت نہیں" جو کچھ بھی ہوں۔ جن حدیثوں کو لے کر آپ نے اعتراض کیا ہے۔ اور اپنے مدعا کو ثابت کرنا چاہا ہے۔ انہی حدیثوں کی رُو سے ہم نے آپ کے استدلال کو باطل کرنا ہے۔ کہ آپ نے جو ان احادیث سے مفہوم سمجھا ہے۔ وہ غلط ہے۔ اگر طاقت ہو تو جواب لکھیئے۔

تشیید المطاعن کا جواب

پھر ایڈیٹر صاحب ہمیں کتاب تشیید المطاعن کے پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ ہم نے وہ کتاب دیکھی ہے۔ اس کا جواب تو قرآن مجید کی ایک آیت میں موجود ہے۔ کیونکہ تشیید المطاعن میں مطاعن صحابہ کا ذکر ہے۔ اور ان کی بُرائیوں اور کمزوریوں کو بتلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ صحابہ کے متعلق فرماتا ہے:۔

فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاکفرن عنھم سیاٰتھم ولادخلنھم جنٰت تجری من تحتھا الانھار ثوابا من عند اللہ واللہ عندہ حسن الثواب (آل عمران ع ۲۰) خدا تعالیٰ نے ان کی دُعا کو قبول کیا پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی۔ اور وہ اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ اور میرے رستے میں تکلیف دیئے گئے۔ اور وہ لڑے اور قتل کئے گئے۔ میں ان کی سب بُرائیوں اور کمزوریوں کو ڈھانپ دوں گا۔ اور انکو ایسے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ضرور ضرور داخل کروں گا (شیعہ صاحبان جتنا زور لگانا چاہیں لگالیں) یہ اللہ کی طرف سے بطور بدلہ کے ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔

پس تم جتنی بُرائیاں کرسکتے ہو۔ کرلو۔ مگر خدا نے ان کی کمزوریوں کو ڈھانپ دیا ہے۔ اور انہیں باغات میں لیجانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر الزام کا جواب

جب کچھ پیش نہیں گئی۔ تو فدک کے معاملہ کو لے بیٹھے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیوں فدک کی کھجوریں حضرت فاطمہ رضا کو نہیں دیں۔ مگر میں انہیں بتائے دیتا ہوں اور انہیں کی مشہور تفسیروں سے جس کا ایڈیٹر درِ نجف کو بھی انکار نہیں ہوگا۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اس معاملہ میں کوئی قصور نہیں تھا۔ اور جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے اموال کو تقسیم کیا کرتے تھے۔ ویسے ہی حضرت ابوبکر رض نے کیا۔ جیسا کہ تفسیر عمدۃ البیان صفحہ ۵۴۸ میں لکھا ہے:۔

"اور ایک مال وہ ہے کہ جو کفار سے بدون لڑائی کے ہاتھ لگتا ہے۔ اور وہ خاص پیغمبر کیواسطے ہے زندگی میں انکی اور بعد انکے خلیفہ حق کیواسطے ہے اور وہ جس طرح چاہیں اس کو خرچ کریں۔ اور مستحق مال فی اور خمس کے بنی ہاشم ہیں۔ اولاد ابوطالب اور عباس میں سے اور حق ان کا خمس میں جس قدر ہے وہ رسول خدا نے اپنی زندگی میں ان کو دیا تھا۔ اور ایسے ہی ابوبکر نے اپنی خلافت میں کیا تھا"

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ فدک کی زمین بوجہ مال فی (یعنی بغیر لڑائی کے ملنے کے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ حق کا حق تھا۔ اور کسی کا حق نہیں تھا کہ اس کے متعلق آپ سے مطالبہ کرتا۔ کیونکہ ان کیلئے اجازت تھی یہ کہ وہ جس طرح چاہیں اسکو خرچ کریں"۔ خدا تعالیٰ نے توفیق دی۔ تو پھر کبھی انشاء اللہ معاملہ فدک کے متعلق روشنی ڈالی جائیگی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر الزام کا جواب

اور آپ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر "ہذیان" کی تہمت دینا محض ہذیان ہے۔ آپ نے خود ہی صحیح بخاری سے حدیث القرطاس کو نقل کیا ہے آپ تعیین کریں۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کلام میں کونسا لفظ ہے۔ جس کے معنے ہذیان کے ہیں۔ اگر آپ نہیں دکھا سکتے۔ اور میں خوب جانتا ہوں۔ کہ آپ ہرگز نہیں دکھا سکینگے۔ کیونکہ مجھے علم ہے کہ ؎

نہ خنجر اُٹھیگا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

"(حضرت علی علیہ السلام کی العیاذ باللہ بُزدلی کی نسبت۔ سو یہ کلمہ ہذیان سے بڑھکر نہیں"

سُنیئے۔ جناب آپکے مرتضیٰ علی جن کو تینوں خلافتوں کے زمانہ میں منافق رہنا پڑا۔ اور خلفائے ثلثہ کی ماتحتی اختیار کرنی پڑی۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے بمطابق وعدہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا اس کی مدد نہ کی۔ اور اسمیں یہ جرأت نہ ہوئی۔ کہ وہ خلافت کا دعوےٰ کریں۔ کہ ان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ بنائے گئے ہیں۔ پس ایسا شخص اگر بزدل نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

ہاں ہمارے حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چوتھے خلیفہ ہیں۔ اور آپ نے خلفائے ثلثہ کی خلافت کو برحق سمجھتے ہوئے دل سے تسلیم کیا اور نفاق وغیرہ کو بھی نہ پھٹکنے دیا۔ فاین علینا ما علیکم۔

جلال الدین مولوی فاضل شمس سکھوانی

کلام الامام

شرائط صلح حدیبیہ کی حکمت

{ماخوذ از تقریر حضور خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ جو حضور نے انجمن الارشاد کے ایک جلسہ میں فرمائی}

(نوشتہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سکرٹری الارشاد)

مکہ معظمہ کے اندر ایک ایسی جماعت تھی جو در پردہ مسلمان ہو چکی تھی۔ اور ان کا ڈر قریش کو بھی تھا۔ اور انہیں یہ احساس تھا۔ کہ اگر لڑائی چھڑ جائے تو وہ مسلمانوں کے مقابل کامیاب نہیں ہونگے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ قریش کو تو جنگوں نے کمزور کر دیا ہے۔ وہ نہیں لڑینگے۔ یہ جواب اور بھی صاف ہو جاتا ہے۔ اگر ہم مابعد کے واقعات کی شہادت پر ایک نظر ڈالیں۔ کیونکہ انہیں مسلمانوں میں سے تقریباً تین سو آدمیوں نے تمام کفار مکہ سے ناک میں دم کر دیا تھا اور قریش مکہ کو اس سے پہلے کئی بار تجربہ ہو چکا تھا۔ کہ وہ میدان جنگ میں مسلمانوں کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے۔ خواہ ان کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ اس صلح سے یہ نتیجہ نکالنا کہ مسلمان اپنی کمزوری کو محسوس کر رہے تھے۔ اس واسطے قریشیوں نے دب کر صلح کر لی بالکل غلط ہے۔ مسلمان کہاں کمزوری کو محسوس کر رہے تھے۔ صحابہ تو جنگوں کیلئے تیار رہے تھے۔ بعض سے نہ رہا گیا۔ اور قریشیوں نے رسول اللہ صلعم کی غیرت کو جوش دلانے کی کوشش کی وہ تو جنگ پر تلے ہوئے تھے۔ مگر یہ آنحضرتؐ کی قوت قدسی تھی جو ان کے آڑے آئی۔ اور ان کے غضب کو تھامے رکھا۔ تاریخ کا اگر غور سے مطالعہ کیا جائے۔ تو اس کے برخلاف یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اہل مکہ صحابہ سے ڈر رہے تھے۔ کہ کہیں وہ سیل عرم کیطرح امنڈ نہ آئیں جیسا کہ ان کے سفیروں میں سے عروۃ ابن مسعود نے واپس جا کر انہیں ان الفاظ سے بہنچایا انہ قد عرض علیکم خطۃ رشد فاقبلوھا واللہ لقد وفدت علی الملوک ووفدت علی کسریٰ وقیصر والنجاشی واللہ ان رئیت ملکا قط یعظمہ اصحابہ ما یعظم اصحاب محمد محمدا اور اسی خوف کی وجہ سے وہ بار بار سفیروں کو بھیجتے ہیں کہ اس دفعہ وہ مسلمانوں کو صلح و آشتی کے ساتھ کسی نہ کسی طرح ٹلا دیا جائے۔ بھلا جن کو اپنی طاقت کا گھمنڈ ہو گیا وہ بھی کبھی اسیطرح صلح کیلئے ہاتھ پاؤں مارا کرتا ہے۔ اور کیا کبھی کمزور بھی معاہدہ کیا کرتا ہے۔ اور اپنی قرارگاہ میں بیٹھکر صلحنامہ پر دستخط کیا کرتا ہے۔ اور حریف کو اطمینان دلایا کرتا ہے۔ کہ خاطر جمع رکھو۔ کہ میں ہتھیاروں سمیت تمہارے ملک میں داخل نہیں ہونگا۔ قاعدہ کی بات ہے کہ صلح یا تو مفتوح کے ملک میں ہوا کرتی ہے یا فاتح کے ملک میں مفتوح کے ملک میں صلح تب ہی ہوا کرتی ہے۔ جب دشمن اس کے اس کے ملک کو تاخت و تاراج کرتا ہوا اس کے دارالسلطنت میں جا گھسے۔ اور پھر فخر سے مغلوب کے دارالسلطنت میں اس معاہدہ سے یہ جتلاتے کہ دیکھا اسے کمال غلبہ حاصل ہو گیا ہے یا دوسرا یہ کہ فاتح اپنے ملک میں بیٹھے ہوئے مغلوب کو بلاتا ہے۔ کہ ادھر آؤ معاہدہ پر دستخط کر جاؤ۔ جیسا کہ آج یورپ میں دول متحدہ دول ایتلاف سے سلوک کر رہی ہیں۔ اور یہ بھی غلبہ کی ایک علامت ہوتی ہے۔ اب اگر صلح حدیبیہ کے واقعہ پر نظر کریں۔ تو صاف معلوم ہوگا۔ کہ بڑے بڑے سردار قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرودگاہ میں چلکر آتے ہیں۔ اور منتیں کرتے ہیں۔ کہ اس دفعہ آپ تشریف لیجائیں۔ آئندہ سال خوشی سے آئیں۔ حج کریں۔ کوئی روکیگا نہیں۔ اور ان کے اس روکنے کی مثال ہو بہو ایسی ہو۔ جیسے ہم کسی ٹھاکردوارے میں جانا چاہیں۔ اور وہاں کے پجاری منتیں سماجتیں کریں کہ ابکے نہیں پھر تشریف لائیں۔ اور خوشی سے ٹھاکردوارہ کو دیکھیں اپنے عبادت خانہ سے روکنے کا حق تو ہر ایک کو ہے۔ لیکن ہم اگر اخلاقی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے ٹھاکردوارہ سے چلے جائیں تو کیا یہ کہا جائیگا۔ کہ ہم ڈر کر آ گئے ہیں۔ اخلاقی ذمہ داری کے ماتحت ایک کام کو نہ کرنا اور ڈر کے مارے کسی کام کو چھوڑ دینا ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ اور اس فرق کے نہ سمجھنے میں دھوکا لگا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم مکہ معظمہ میں جو داخل نہ ہوئے۔ اور صلحنامہ پر دستخط کر دئے۔ وہ کمزوری اور ڈر کا نتیجہ تھا۔ اور یہ دھوکا شرائط صلح پر غور نہ کرنے سے لگا ہے اور حضرت عمرؓ جیسے انسان کو بھی یہ غلط فہمی ہوئی صلحنامہ میں یہ جو شرط تھی کہ کفار مکہ سے جو کوئی مسلمان ہو کر مدینہ جائیگا۔ اسے واپس لوٹا دیا جائیگا۔ اگر مسلمانوں میں سے کوئی مرتد ہو کر کفار مکہ کے پاس جائیگا۔ تو اسے واپس نہیں کیا جائیگا۔ یہ شرط تو عین حکمت پر مشتمل تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال دانشمندی پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ ایک مرتد یا منافق کا اپنے اندر رکھنا خود اپنے ہیئت اجتماعی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اس کا نکل جانا ہی بہتر ہے۔ اور ایک صادق مسلمان کا کافروں میں رہنا اور اس قسم کے لوگوں کی تعداد کا ان کے درمیان دن بدن بڑھنا ہی تبلیغی اور سیاسی نقطہ خیال سے از بس مفید ہے۔ ایسا ہی یہ جو کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ کا لفظ مٹا دیا تھا۔ ان کا یہ فعل بھی بالکل معقول تھا۔ کون دانا انسان ہے جو اپنے معاند سے کہے کہ مجھے فلاں لقب سے پکارو۔ مثلاً اگر کوئی غیر احمدی مجھے محمود احمد کے نام سے پکارے۔ تو میرا یہ مطالبہ کہاں تک معقول متصور کیا جائے گا۔ کہ نہیں نہیں حضرت خلیفۃ المسیح کے لقب سے پکارو۔ لیکن یہ تین شرطیں تو کمال دانشمندی اور اعلے اخلاق پر مبنی تھیں۔ نہ کہ ڈر کا نتیجہ۔ اور پھر مابعد کے واقعات نے ثابت بھی کر دیا۔ کہ صلح نامہ مکہ معظمہ کے مفتوح ہونے کا باعث تھا۔

پروگرام

بخدمت شریف برادران مکرم و معظم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ حسب منشاء حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ آج میں احباب کو نئے سال کے پروگرام کے لئے مخاطب کرتا ہوں۔ سال گذشتہ میں جو جو ایثار و قربانی احباب نے دکھلائی ہے۔ خود بھی چندے دئے۔ اور اوروں سے بھی جمع کئے۔ ان سب کوششوں کے لئے میں سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کی کوششوں کو قبول فرماوے اور پہلے سے زیادہ خدمت دین کا موقع و توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

اس سال حسب ذیل سات امور کی تکمیل پر خاص زور دینے کا ارادہ ہے۔ اور احباب سے امید ہے۔ کہ وہ حتی الوسع ان کو مدنظر رکھیں گے۔

اول:۔ زکوٰۃ نماز کے بعد ایک اہم فریضۂ اسلام ہے۔ اور تمام چندوں پر مقدم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسب منشاء شریعت اسلام ایک ضروری اعلان میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ زکوٰۃ اور اسی طرح صدقات کا روپیہ بھی قادیان آنا چاہیئے۔ زکوٰۃ۔ ایک فرض ہے۔ جس کی ادائگی کی ذمہ داری سب جماعت پر ہے۔ کیونکہ اس کی وصولی امام وقت کی طرف سے بطور حکم کیجاتی ہے۔ اگر کوئی صاحب نصاب زکوٰۃ دینے میں کوتاہی کرتا ہے۔ تو امیر جماعت اور مبلغین و عہدہ داران جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کا تدارک کریں۔ اور امام وقت کو مطلع کریں۔ تمام صاحب نصاب احباب کے نام درج رجسٹر ہوں۔ اور یہ رجسٹر امیر جماعت یا اعلیٰ ترین عہدہ دار کے پاس رہے۔ جو خود یا خاص عہدہ داروں کے ذریعہ تکمیل کرائے۔ کیونکہ زکوٰۃ کے متعلق تفصیلات ایسی ہوتی ہیں جو ہر ہاتھ میں نہیں جانی چاہئیں۔ اور نہایت محفوظ بصیغہ راز رکھی جائیں۔ مسائل زکوٰۃ احباب کے علم کے لئے اور فارم زکوٰۃ خانہ پری کے لئے دفتر ناظر بیت المال سے مل سکتے ہیں۔

زکوٰۃ کے ساتھ صدقات کا بھی خیال رہے کہ یہ بھی ایک کثیر رقم ہر جماعت سے یتامیٰ و مساکین کی ضروریات کے لئے جمع ہو سکتی ہے۔

استعمال کئے ہوئے پارچات اور دیگر چیزیں بھی اپنے غریب بھائیوں کے لئے جمع کرنے کا انتظام کیا جائے۔

دوم:۔ چندہ عام زکوٰۃ کے بعد سب چندوں پر مقدم اور احمدیوں کا مستقل فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس چندہ کو ہر احمدی کے لئے ایک فرض حتمی قرار دیا ہے۔ اور اس کی ماہوار باقاعدہ ادائیگی بھی ہر نئے اور پرانے احمدی پر فرض کی ہے۔ سلسلہ کے تمام مرکزی مستقل کام چندہ عام سے چلتے ہیں۔ اگر کسی شاخ میں کمی آجائے تو وہ بھی چندہ عام ہی سے پوری کی جاتی ہے۔ پس چندہ عام سلسلہ کے اہم ترین اخراجات کے لئے ایک مرکزی ستون کا کام دے رہا ہے۔ اور تمام احباب کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقرر کردہ فرض ہے۔ کہ اس چندہ کو جہاں تک ہو سکے مضبوط کریں اور کسی وقتی تحریک کے باعث اس کی ترقی اور باقاعدگی میں فرق نہ آنے دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے پچھلے سال جو چندہ خاص ہر احمدی کے ذمہ لگایا ہے۔ وہ درحقیقت چندہ عام کی کمی پوری کرنے کے لئے ہے بلکہ گویا پچھلے سالوں کے چندہ عام کا بقایا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جن کے ذمہ بقایا نہ تھا ان کو بھی ادا کرنا پڑا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ تمام عہدہ دار اور باقاعدہ چندہ دینے والے بھی حتی الوسع چندہ عام کی وصولی ضرور مکمل کرالیا کریں۔ تاکہ آخر میں پھر تمام جماعت کو دقت نہ اٹھانی پڑے۔

سوم:۔ پچھلے بقائے بہر حال وصول ہونے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر احباب کو تاکید فرمائی ہے۔ کہ بقائے ادا کریں۔ بلکہ ایک چوتھائی رقم ماہوار ادا کریں۔ تاکہ دیر سے ادا کرنے کی تلافی ہو جائے۔

تمام جماعتوں کو ان کے اس سال کا بجٹ چندہ اور پچھلے سال کا بقایا بھیجا جا رہا ہے۔ یہ کل رقم [illegible] ۱۹۲۳ء تک ادا ہونی ہے۔ اگر کوئی رقم باقی رہے تو اگلے سال بھی اسی طرح بقایا نکالا جائے گا۔

چہارم:۔ آئندہ کسی قسم کے چندہ کا بقایا نہ رہنے دیا جائے۔ بقائیوں کی وصولی اصل میں خود مقامی کارکنوں کی حسن تدبیر اور محنت پر منحصر ہے۔ صدر سے اس کی نسبت گوشوارے اور رپورٹیں طلب کی جاتی رہینگی چھوٹے چھوٹے حلقے کئی کئی انجمنوں کے اپنے اپنے انسپکٹر اور دورہ کنندے بھی مقرر کریں اور صدر سے بھی معائنہ کنندگان دورہ کرینگے۔

بقائے داروں کی فہرست کے فارم اور زکوٰۃ دہندگان کے متعلق تفصیلات کے فارم دفتر ناظر بیت المال سے طلب کئے جا سکتے ہیں۔

پنجم:۔ افراد کے چندے جماعتوں کے ساتھ لئے جائیں۔ ہر فرد کو کسی نہ کسی جماعت کے ساتھ چندہ بھیجنا چاہیئے۔ جو صاحب جہاں ہوں وہاں کی جماعت میں شریک ہوں۔ اگر وہاں یا قریب میں کوئی جماعت نہ ہو۔ تو خود جماعت بنائیں۔ ورنہ اپنے وطن کی جماعت میں شریک ہوں۔ چندہ ہر فرد اپنی جماعت کی معرفت بھیجے۔ اگر خاص ضرورت پر علیحدہ ہی بھیجنا پڑے تو تفصیل کے ساتھ کوپن پر ضرور لکھ دیا جائے۔ کہ کس جماعت کا چندہ ہے۔ بغیر ایسی تحریر کے چندہ جماعت کے حساب میں شمار نہ ہوگا۔ اور جماعتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے افراد کو اچھی طرح جتلا دیں اگر علیحدہ چندہ بھیجیں تو تفصیل کے ساتھ اپنی جماعت کا نام ضرور لکھ دیں۔ چندہ جمع ہو جانے کے بعد کی اطلاع مفید نہ ہوگی۔ کیونکہ جماعتوں کے طیار شدہ کھاتوں میں تبدیلی مشکل ہے۔ اس کے ساتھ ہی علیحدہ علیحدہ چندہ بھیجنے والوں کی نگرانی بھی خود جماعتوں ہی کے ذمہ ہوگی۔ دفتر نظارت بیت المال جماعتوں کو ان کے افراد کے علیحدہ علیحدہ آئے ہوئے چندوں کی اطلاع نہیں کریگا۔ پس جماعتوں کو

ہوسکتا ہے۔ کہ اگر وہ نگرانی نہیں کر سکتیں۔ تو اپنے افراد کو علیحدہ چندہ بھیجنے کی اجازت ہی نہ دیں ؂

ششم :۔ خاص وقتی اور مقامی چندوں کے لئے اجازت لینی چاہیئے۔ چندہ کی کل مدات نور الہدیٰ نمبر ۲ میں شایع کر دی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ کسی اور مد کا چندہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی اجازت بذریعہ ناظر بیت المال سے کر جمع کیا جا سکتا ہے۔ بعض دفعہ انفرادی اور مقامی چندے اس قدر ہو جاتے ہیں کہ چندہ عام تک پر اثر پڑتا ہے ؂

اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ چندہ عام اور تمام چندے جو صدر کے لئے کئے جاتے ہیں۔ ان کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ نہ کیا جائے۔ خواہ وہ کیسی ہی ضروریات ہوں ؂

ہفتم :۔ قریب قریب کی جماعتیں ملکر کام کریں۔ یہ وقت اکثر پیش آتی ہے۔ کہ خطوط کے جوابات نہیں آتے ضروری اطلاعیں وقت پر نہیں بھیجی جاتیں۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ چونکہ ہر جماعت میں خط و کتابت کرنیوالے دوست موجود نہیں ہوتے۔ چند چند جماعتیں اپنے حسابات گوشوارے اور رپورٹیں بھیجنے کے لئے ملکر کام کریں۔ اور اپنی سہولت کے لئے چھوٹے چھوٹے حلقے مقرر کر لیں۔ اور کام کرنے والے منتخب کر کے اطلاع دیں۔ کہ تمام جماعتوں کی مفصل اطلاعیں صدر کو پہنچتی رہیں

یہ چند امور تمام جماعت کی توجہ و پابندی کے لئے لکھے جاتے ہیں۔ اور اُمید ہے کہ احباب ان سب امور کا خیال رکھیں گے۔ والسلام

نوٹ :۔ ہر ایک صاحب روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ ارسال فرماویں۔ اور کوپن پر یا بیمہ میں تفصیل ضرور دیا کریں۔ بغیر اس کے رقم امانت میں پڑی رہتی ہے۔ کسی کام نہیں آتی ؂

نیازمند

عبد المغنی۔ ناظر بیت المال قادیان دارالامان

۵۔ فروری ۱۹۲۳ء

اسلام ایک قربانی چاہتا ہے

میری پیاری دُور افتادہ بہنو! پیشتر اس کے کہ میں آپ کو مسجد برلن کے چندہ کی طرف دعو کروں میں چاہتی ہوں۔ کہ پہلے اپنی بہنوں کو اسلام کے معنی سے آگاہ کروں۔ اور یہ بتلاؤں۔ کہ اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے۔ میری عزیز بہنوں اسلام کے معنی ہیں خدا تعالیٰ کا مطیع و فرمانبردار ہو جانا۔ میری محترم بہنو! اس سے یہ نہ سمجھ لینا کہ ہمارا نماز پڑھ لینا یا روزے رکھ لینا یا زکوٰۃ دے دینا یہ بڑی فرمانبرداری ہے۔ مانا کہ یہ ایک حد تک اطاعت ہے۔ مگر اسلام ہم سے یہ چاہتا ہے۔ کہ ہم پیارے مولا کے سب حکم مانیں۔ خواہ مالی ہوں یا جانی۔ خواہ وہ حکم چھوٹے سے چھوٹا ہو یا بڑے سے بڑا۔ سب کو سر تسلیم خم کر کے مانیں۔ بلکہ جان دے کر بھی خوش ہوں۔

اس محسن کے ہم پر اتنے احسان ہیں۔ کہ اگر ہمارا جسم اس کی راہ میں ایک ایک ذرہ ہو کر بھی غبار میں اُڑ جائے۔ تب بھی اس محسن حقیقی کا حق ادا نہ ہوگا۔ ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی ؂ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ہم ہیں ہی کون۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا بھاری احسان ہے۔ کہ آپ ہی نظر رحمت فرما کر مال عطا کیا۔ اور پھر بڑی مہربانی و نوازش سے مبارک مواقع در پیش کئے۔ اور فرمایا! کہ اگر تم میری رضا چاہتی ہو۔ تو اس جگہ خرچ کرو۔ اور میری راہ میں مال قربان کر دو۔ سو ہم حقیقی نیکی کو نہیں پہنچ سکتیں جب تک کہ اپنا مال و جان اس محبوب پر فدا نہ کر دیں۔ دیکھو صحابہ رضی اللہ عنہم کی بیبیوں نے صحابہ کا کیسا ساتھ دیا۔ وہ جنگوں میں ان کے ساتھ شریک ہوتیں اور اپنے زخمی بھائیوں کی مرہم پٹی کرتیں۔ اور فوج میں پھر کر انہیں پانی پلاتیں۔ وہ بہادر تھیں۔ بُزدل نہ تھیں۔ انہیں اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہٗ ابی و امی و روحی و جسمی) کی طرف سے کسی قسم کی جانی یا مالی دعوت دی جاتی۔ وہ فوراً اسے قبول کرتیں۔ اور اپنا جان و مال حاضر کر دیتیں۔ اس لئے کہ انہوں نے دین کو مقدم کیا ہوا تھا۔ اور دنیا کو پاؤں تلے روند دیا تھا۔ اے احمدی خواتین اُٹھو۔ اور کمر ہمت کس لو۔ یہ دنیا نا پائدار ہے۔ اپنے مولیٰ کو راضی کرو اب غفلت کی نیند سے جلدی بیدار ہو جاؤ۔ سونے کا وقت نہیں ہے۔ جو نہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (صرف اللہ عنہ حوادث الایام واللیالی) کی طرف سے آواز جائے۔ اسے فوراً بسر و چشم منظور کرو۔ کیونکہ یہ آپ سب بہنوں کا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ سے اقرار ہے۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرینگی۔ اور جو آپ نیک کام بتائینگے۔ اس کی فرمانبرداری کرینگی۔ سو اب دین کو مقدم کرنے کا وقت آ پہنچا ہے۔ اب تم عملی رنگ سے دین کو دنیا پر مقدم کر کے ثابت کر دو قیمتی لباس یا بہت سا زیور پہن لینا یہ تو ہمارے کچھ کام نہیں آئے گا۔ جب تک کہ اس زیور کو یا اس عمدہ لباس کو اُتار کر اس محبوب حقیقی پر نثار نہ کر دیں۔ اگر ہم نے اس فانی جسم کو زیوروں یا عمدہ لباس سے خوب آراستہ کر لیا۔ اور ہمیں خدا تعالےٰ کی خوشنودی و رضا حاصل نہ ہوئی۔ (العیاذ باللہ) تو بتلاؤ ہمارا وہ زیور کس کام کا۔ سو تم نظر تعمق سے دیکھو۔ اور اپنے رُوح کو خوبصورت بنانے کی کوشش کرو۔ یعنی خدا تعالیٰ کی رضا سے اُسے آراستہ کرو۔ اور یہ رضا حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ تم اپنے نفسوں کو پاؤں تلے نہ کچل ڈالو۔ اور تمہاری رضا اس کی رضا میں محو نہ ہو جائے

میری محترم بہنو! آپ سب کی تحریک کے لئے تو حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کا وہ خطبہ جمعہ جو ۲ر فروری ۱۹۲۳ء کو فرمایا۔ کافی تھا۔ میں تو صرف حضور کے ارشاد کے مطابق اور اسی پر عملدر آمد کر کے آپ سب بہنوں کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں۔ کہ جہاں تک بھی ہو سکے۔ یہ چندہ جو ہمارے سید و سردار نے ہم سے طلب فرمایا ہے۔ جلد ہی حضور کی خدمت اقدس میں ارسال کر دیں۔ گو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس کے اکٹھا کرنے کی میعاد تین مہینے رکھی ہے۔ پر میں کہتی ہوں۔ کہ آپ ایسی صورت اختیار کریں۔ کہ یہ

چندہ بجائے تین (۳) دن میں وصول ہونے کے تین ہفتوں میں ہی وصول ہو جائے۔ ہمیں جب حکم ملا۔ تو ہم نے یعنی ممبرات لجنہ اماء اللہ نے ظہر کی نماز کے بعد گھر گھر پھر کر سب بہنوں کو دوسرے دن جمع ہونے کی اطلاع دے دی۔ چنانچہ دوسرے دن سب بہنیں جمع ہو گئیں۔ حتیٰ کہ کچھ قادیان کے گرد و نواح سے بھی آگئیں۔ اور چندہ دینے کا بہنوں کو خدا کے فضل سے اتنا جوش تھا کہ تقریر سے پہلے ہی زیور اُتار اُتار کر دیتیں۔ اور کہتیں کہ ہم سے چندہ لو۔ پھر ہم نے بڑی مشکل سے روکا کہ چندہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تقریر کے بعد لیا جائیگا مگر پھر بھی بہنوں کو گھبراہٹ رہی۔ کہ ہم سے چندہ کیوں نہیں لیا جاتا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر کے بعد چندہ لیا گیا۔ اور بہنوں نے خدا کے فضل سے ایک دوسری سے بڑھکر ہمت دکھائی۔ اور بڑھ بڑھ کر حصہ لیا۔ تو جب قادیان کی چند بہنوں نے ساڑھے آٹھ ہزار ایک دن میں چندۂ مسجد برلن کر لیا۔ تو میری بہنو! تم جو ہزاروں کی تعداد میں مختلف بلاد میں پھیلی ہو۔ تو تمہارے آگے چالیس پینتالیس ہزار کیا چیز ہے۔ اور مخلص محترم بہنوں کا اپنی دوسری بہنوں کے گھروں میں پھر کر چندہ وصول کر لینا کونسی بڑی بات ہے۔ سو جس طرح قادیان کی خواتین نے ایک دوسری سے بڑھ کر اس نیک کام میں حصہ لیا ہے۔ جیسا کہ حضرت ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے بذاتِ خود چندہ وصول کیا۔ اور نام بنام فہرست بھی تیار کی۔ اور ایک ہزار روپیہ چندہ خود بھی اس کار خیر میں دیا (جزاہا اللہ احسن الجزاء الاوفیٰ) مجھے اُمید واثق ہے۔ کہ اسی طرح آپ سب بہنیں ایک دوسری سے بڑھنے کی کوشش کرینگی۔ اور بڑھ چڑھ کر حصہ لینگی۔ اور یہ بتا دینگی۔ کہ ہم سے جو عہد بیعت کیوقت لیا گیا۔ ہم اس کے ایفاء کے لئے تیار ہیں۔ میں پھر اپنی بہنوں سے ملتمس ہوں کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم ثابت کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔ بلکہ آپ ثابت کر کے دکھا دیں۔ جیسا کہ ہمارے بھائی دین کے کاموں میں مستعد ہیں ہم بھی ان سے استعداد اور استعداد میں کم نہ رہیں۔ ایسا کام خاصکر عورتوں کو مخاطب کر کے حضرت خلیفۃ المسیح نے پہلے نہیں دیا تھا۔ جیسا کہ اب مسجد برلن کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کو ایک حکمت الٰہی سمجھیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم (مریم بنت محمد شاہ دیخان اہلیہ حافظ روشن علی صاحب۔ قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد نبی

اہل حدیث ۹ر فروری ۱۹۲۳ء میں ایک صاحب بنام ہدایت اللہ سوہدروی کا مضمون بعنوان۔ "دو نئے نبی" شائع ہوا ہے۔ جس کا خلاصہ انہیں کے الفاظ میں یوں ہے:۔

"اب میاں محمود صاحب (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) اور جماعت قادیان سے صرف ایک سوال ہے کہ جب نبوۃ کا دروازہ کھل گیا۔ اور اس دروازہ سے آنیوالے ایک شخص میرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو آپ نے پیغمبر برحق تسلیم کر لیا۔ تو یہ جو دو حضرات (نبی بخش سیالکوٹی اور عبد اللطیف گناچوری) اسی دروازہ سے نکلکر مدعیان نبوت بنے ہیں۔ انکو مرسل ربانی تسلیم کرنے میں آپ کو کیا عذر ہے۔"

مجھے تعجب ہے۔ کہ آپ کو یہ سوال عبد اللطیف و نبی بخش پر کیوں پیدا ہوا۔ مسیلمہ، اسود عنسی اور سجاح وغیرہ پر کیوں نہ پیدا ہوا۔ خیر اس میں بھی اسرار ہے۔

یاد رہے کہ قرآن کریم نے صادق اور کاذب انبیاء میں بہت سے فرق بیان فرمائے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے ان ہر دو کا کذب واضح ہو جاتا ہے۔ اور ادنیٰ تامل سے آپ کے اعتراض کی بیخکنی ہو جاتی ہے۔ یہ مسلم ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ الحکیم ہے۔ اس کا ہر کام حکمت پر مبنی ہوتا ہے تو جب اس نے حضرت میرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ذاتی علامات اور خارجی علامات کو پورا کر کے آپ کے صدق پر مہر کر دی۔ اور ایک خاص زمانہ تک ضرورت نبوت کو آپ کے وجود باجود سے پورا کر دیا۔ تو کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک بے فائدہ کام کرے۔ اور بلا ضرورت نبی بھیجدے۔ ان کی بات اسوقت کسی حد تک قابل پذیرائی ہو سکتی تھی جبکہ وہ کوئی ایسا کام کرتے۔ جو حضرت احمد قادیانی علیہ السلام اور آپ کے اتباع نہ کر سکتے ہوتے۔ جب یہ بات نہیں ہے۔ تو ان کے دعوےٰ کو وقعت کی نگاہ سے دیکھنا انہیں لوگوں کا کام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے عبث کام جائز قرار دیتے ہوں (نعوذ باللہ منہ)

پھر ایک اور موٹی دلیل جس سے ان ہر دو کے دعووں کو پرکھا جا سکتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ صحیح حدیث میں آتا ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کسی بندے سے پیار کرتا ہے۔ تو جبرائیل کو اس کی محبت کا حکم دیتا ہے۔ اور جبرائیل آگے میکائیل وغیرہ کو اس کی محبت کا ارشاد کرتا ہے۔ حتیٰ کہ یوضع لہ القبول فی الارض۔ زمین میں اس کی قبولیت رکھی جاتی ہے۔ تو اب آپ ذرا فرمائیں۔ کہ اس قدر عرصہ میں عبد اللطیف اور نبی بخش کی کس قدر قبولیت دنیا میں پھیلی۔ اور کون انکی راہ میں تن من دھن قربان کرنے پر طیار ہوا ہے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی غیرت کے خلاف ہے۔ کہ وہ ایک انسان کو ساری دنیا کی طرف تو مبعوث فرمائے۔ اور وہ اس کس مپرسی کی حالت میں ہی پڑا رہے۔

ایں خیال است و محال است و جنون

بلکہ صادقوں کے لئے تو دعوےٰ سے پیشتر ہی دلوں کو تیار کیا جاتا ہے۔ لیکن ان ہر دو کا گمنامی میں ہی پڑا رہنا ان کے کذب پر شاہد ناطق ہے۔ جس سے کسی دانشمند کو انکار نہیں۔

پھر عرض ہے کہ بندۂ خدا! آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد بھی سلسلہ نبوت کے آپ کی اتباع میں جاری ہونے کے یہ معنے تو نہیں۔ کہ جو چاہے نبی بن بیٹھے۔ اگر کوئی شخص بغیر سپاہ اور املاک کے بادشاہ بن بیٹھنے سے پاگل ہے تو اس سے بڑھ کر وہ شخص بے عقل ہے۔ جس میں اوصاف تو ولیوں کے بھی نہیں۔ مگر بنتا نبی ہے۔ ایسے شخص کو جو اس درجہ کا اہل نہیں۔ اگر ایسا الہام ہوتا ہو۔ تو وہ سمجھ لے کہ یہ الہام شیطانی ہے۔ کیونکہ خدا کسی سے ٹھٹھا نہیں کیا کرتا۔

پھر اگر یہ سوال ہو۔ کہ پھر ایسے لوگ دعویدار کیوں ہوئے۔ تو ظاہر ہے۔ جب بارش ہوتی ہے تو ہر زمین اپنی استعداد کے موافق پھل لاتی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ (رعد ع ۲)

یہ معیار ہے۔ کہ جو جھوٹا ہوتا ہے وہ یَذْهَبُ جُفَاءً کا مصداق بن کر جلد نیست و نابود کیا جاتا ہے اور سچا انسان دنیا میں فروغ پاتا مظفر و منصور ہوتا ہے اور چونکہ حضرت احمد مختار علیہ السلام آنحضرت کے ہی بروز ہیں۔ اس لئے ضرور تھا کہ مشابہت کے لئے آپ کے بعد بھی کاذب مدعیان نبوت پیدا ہوتے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہوا۔

خاکسار اللہ دتا جالندھری مدرسہ احمدیہ قادیان

ایک بہتان کی تردید

رسالہ اشاعۃ القرآن ماہ جنوری میں چھپا ہے کہ

"آپ (حضرت مرزا صاحب) کے الہاموں کے ماتحت آپ کی قبر پر ایک مکان خانہ کعبہ کی مثل تیار کیا گیا ہے اور ایک مخلص مرید کے ذریعہ مرزا محمود صاحب گدی نشین نے یہ بھی اعلان کرا دیا ہے۔ کہ قادیان مکہ شریف ہے × × × خدا کا نزول قادیان میں ہو گیا تو اب قادیان کو مکہ معظمہ کیوں نہ بنایا جائے۔ اور اس کا طواف نہ کیا جائے۔ اور حجر اسود قائم کر کے بوسہ نہ دیا جائے"

لکھنے والے نے بالکل جھوٹ لکھا ہے افترا کیا ہے بہتان باندھا ہے۔ اپنا نامہ اعمال سیاہ کر لیا ہے نہ کسی الہام کے ماتحت خانہ کعبہ کی مثل مکان تیار کیا گیا۔ نہ قادیان کو مکہ معظمہ کے مقابل پر مکہ بنایا گیا نہ اس کے طواف اور حجر اسود کو قائم کر کے بوسہ دینے کا وہم تک بھی کسی قلب مومن میں گذرا۔

اے باطل پرستو! ان افترا پردازیوں سے باز آؤ۔ کہ ان سے کچھ فائدہ نہیں۔

(اکمل)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس میاں جلال الدین صاحب بی اے سب جج صاحب بھیرہ

حویلی رام ولد کرم چند قوم اروڑہ ساکن داتا زید کا تحصیل بھیرہ مدعی

بنام

رکن الدین معروف رکنا ولد نواب قوم جٹ سکنہ داتا زید کا تحصیل بھیرہ حال وارد چک ۹۹ شاخ شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا

دعویٰ دلا پانے ۱۱۰/ ۵ روپے بر وئے بہی

بمقدمہ مندرجہ عنوان مدعی کی درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے عمداً گریز کرتا ہے۔ لہذا اس کو بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر نمبر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۰ فروری ۱۹۲۳ء حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ ہذا اصالتاً یا وکالتاً کرے بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۷ فروری ۱۹۲۳ء بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر بخط انگریزی

(مہر عدالت)

قادیان میں قابل فروخت سکنی زمین

قادیان دارالامان میں مکان بنانے کے خواہشمند احباب کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے۔ کہ اس وقت قادیان کی نو آبادی میں مندرجہ ذیل شرح کی سکنی زمین قابل فروخت موجود ہے

ساڑھے سات روپے فی مرلہ
دس روپے فی مرلہ
ساڑھے بارہ روپے فی مرلہ
پندرہ روپے فی مرلہ
بیس روپے فی مرلہ
پچیس روپے فی مرلہ
تیس روپے فی مرلہ
پینتیس روپے فی مرلہ
چالیس روپے فی مرلہ

(موقع اور حیثیت کے لحاظ سے قیمتیں مختلف ہیں)

تفصیلات کے لئے خاکسار سے خط وکتابت فرماویں۔

نوٹ

ایک مرلہ ۲۲۵ مربع فٹ ہوتا ہے یعنی پندرہ فٹ لمبا اور پندرہ فٹ چوڑا

خاکسار
صاحبزادہ
مرزا بشیر احمد قادیان

قابل فروخت زمین

قادیان کی نئی و پرانی آبادی کی مندرجہ ذیل زمین قابل فروخت ہیں جو صاحب خریدنا چاہیں ناظر امور عامہ سے خط وکتابت کریں۔

۱۔ ایک کنال زمین متصل دار الضعفا بر لب سڑک مقبرہ بہشتی عمدہ موقعہ ہے۔ بشرح پچاس روپے فی مرلہ

۲۔ ۱۵ مرلہ زمین سند دبازار کی طرف پرانی آبادی میں بشرح پچاس روپے فی مرلہ۔

۳۔ ایک کنال زمین متصل لنگر خانہ بر سڑک بر نرخ ۱۱۰ روپے فی مرلہ

۴۔ ایک کنال مقابل مدرسہ احمدیہ نرخ ۵۰ روپے فی مرلہ

۵۔ ایک کنال زمین واقعہ محلہ دار العلوم نرخ للعہ ۴۰ فی مرلہ

ناظر امور عامہ

حبوب جامع الفوائد

الله شافی۔ حبوب جامع الفوائد یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرکات اور حضرت خلیفہ اول کے مجربات سے ہے۔ یہ فدوی کا ۲۰ سالہ تجربہ سے بینظیر گولیاں دافع فالج ہر قسم وجع المفاصل تمام امراض بادہ اور درد پشت وبادہ دور فرمانے والی بھوک اور یہ خاص دوائیوں کے جوہر سے مرکب ہیں۔ قیمت فی درجن ۱۲ر فیصد گولی پانچ روپے محصولڈاک ۹ر

برکت علی احمدی پٹوالی الکھا پنڈی کالو گجرات

لیجئے آپکی ضرورت پوری ہو گئی

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر بارہ نشان یعنی پیشگوئی آتھم۔ لیکھرام۔ احمد بیگ۔ دلیپ سنگھ۔ ڈوئی۔ طاعون اپنی جماعت کی ترقی۔ عمر حضرت اقدس۔ سرخی کے چھینٹے جنگ عظیم۔ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ۔ ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی کی حقیقت۔ مصنفہ خواجہ جلال الدین صاحب مولوی فاضل جس کے متعلق قاضی اکمل صاحب فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ چھوٹا سا رسالہ تبلیغ واشاعت بلکہ اتمام حجت کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۲ر نصیر خان پبلیشر قادیان

ROYAL SEWING MACHINE

رائل سوئینگ مشین

ہم نے جرمنی سے سلائی کی مشین جو بہت مضبوط اور عمدہ ہیں۔ منگوائی ہیں۔ ہم اس کی فروخت کیلئے مختلف شہروں میں ایجنسیاں قائم کرنا چاہتے ہیں ہر ایجنٹ کو مبلغ پانصد روپیہ نقد ضمانت دینی پڑے گی۔ اس صورت میں ہم ان کو زیادہ مشین فروخت کرنے کیلئے بھیجدیں گے۔ اور ان کو پندرہ روپیہ فی مشین کمیشن دیں گے۔ جو شخص اپنے طور سے خرید کر فروخت کرنا چاہیں۔ ان سے قیمت میں خاص رعایت کی جاوے گی۔

قیمت فی مشین ایک سو دس روپیہ ایجنٹوں سے خاص رعایت کی جاوے گی۔

المشتہران
برٹش امپورٹ ایجنسی ۳۴
میکلوڈ روڈ۔ لاہور

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

تحریک برائے چندہ مسجد برلن

تمام بھائیوں اور بہنوں کو معلوم ہو گا کہ ہمارے عزیز بھائی ماسٹر مبارک علی صاحب بی اے۔ بی ٹی جو ساڑھے چار سو روپیہ ماہوار کی معقول ملازمت چھوڑ کر تبلیغ اسلام کے لئے لنڈن گئے ہوئے تھے۔ وہ آجکل جرمن کے پایۂ تخت برلن میں ہیں۔ ان کے جرمن جانے کی یہ وجہ ہوئی۔ کہ مجھے مدت سے خیال تھا۔ کہ اس جنگ کے بعد جو قومیں مغلوب ہونگی وہ ایسی حالت کو پہنچ جائینگی۔ کہ ان کو آرام و راحت کا ذریعہ سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے اور کچھ نظر نہ آئیگا۔ اور ان میں تبلیغ کرنے کیلئے یہ بہترین وقت ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ثابت ہوا۔ اس کے بعد جنگ کے اثرات کے ماتحت رُوس میں ایسے تغیرات پیدا ہو گئے کہ اس کا تعلق بقیہ دُنیا سے کٹ گیا۔ اور جرمن کے ساتھ اس کے تعلقات مضبوط ہو گئے۔ اس سے میں نے خیال کیا۔ کہ علاوہ اس کے کہ جرمنی اب اسلام کی تعلیم کو سُننے کے لئے باقی یورپین قوموں سے زیادہ تیار ہے اس ملک میں تبلیغ کا مرکز بنانے سے روس میں تبلیغ کا راستہ بھی کھل جائیگا جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست پیشگوئیاں ہیں۔ پس ان خیالات سے متاثر ہو کر اور ضرورت وقت کو محسوس کر کے میں نے ماسٹر مبارک علی صاحب کو جرمن میں بھیجا۔ تاکہ وہ وہاں کے حالات پر پورے طور پر غور کر کے رپورٹ کریں۔ ان کی رپورٹیں نہایت امید افزا ثابت ہوئیں۔ بلکہ ان کو تو اس ملک میں کامیابی کا اس قدر یقین ہو گیا کہ وہ متواتر مجھے لکھ رہے ہیں۔ کہ وہاں فوراً ایک مسجد اور مکان بنایا جائے۔ اور یہ کہ جس طرح ہو سکے۔ چھ ماہ کے لئے میں خود وہاں چلا جاؤں۔ جس کے نتیجہ میں انہیں اس قدر جلد کامیابی کی اُمید ہے کہ قلیل عرصہ میں دُنیا میں اہم تغیرات ہو سکتے ہیں۔ چونکہ میں یورپین زبانوں سے ناواقف ہوں۔ اور چونکہ نو ماہ یا ایک سال تک مرکز سلسلہ سے باہر رہنا درُست نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ سر دست ایسا نہ کرنے کے متعلق بعض اشارات بھی ہوتے ہیں۔ ان کی اس تجویز کو تو میں عمل میں نہیں لا سکا۔ لیکن ان کی اس درخواست کو کہ اُس جگہ فوراً ایک مسجد اور سلسلہ کا ایک مکان بن جائے۔ تو بہت کامیابی کی اُمید ہے نظر انداز کر دینا میرے نزدیک سلسلہ کے مفاد کو نقصان پہنچانے والا تھا۔ اس لئے میں نے اس کے متعلق انکو تاکید کر دی ہے کہ وہ فوراً زمین خرید لیں۔ جو اندازاً پانچ ہزار روپیہ کو خرید لی گئی ہے۔ یہ زمین مرکز شہر میں ہے۔ اور ایک ایکڑ کے قریب ہے۔ اس قدر زمین اتنے بڑے شہر کے آباد حصہ میں صرف جرمنی کی موجودہ غربت کی وجہ سے مل سکی ہے ورنہ یہ زمین دوسرے اوقات میں ایک لاکھ روپیہ کو بھی نہ مل سکتی ۔

اب اس زمین پر مسجد اور مبلغوں کے مکانات کی تعمیر کا سوال باقی ہے۔ اور اس کے لئے پینتالیس ۴۵ ہزار روپیہ کا کم سے کم اندازہ کیا جاتا ہے۔ نقشہ مکان تیار ہو رہا ہے۔ اور ارادہ ہے کہ بفضلہ تعالیٰ اپریل یا مئی میں مکان کی تعمیر شروع ہو جائے۔ جیسا کہ میرے خطبہ مطبوعہ الفضل اور دیگر ڈائریوں اور مضمونوں سے تمام بھائیوں اور بہنوں کو معلوم ہو چکا ہو گا۔ میں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ اس مسجد اور اس کے متعلقہ مکانوں کا تمام خرچ احمدی جماعت کی عورتیں ادا کریں پچاس ہزار

روپیہ گو ایک بڑی رقم ہے۔ اور بظاہر عورتوں کے لئے اس کا جمع کر لینا ایک مشکل امر نظر آتا ہے۔ مگر ایمان اور اخلاص انسان سے سب کچھ کروا لیتا ہے میں جانتا ہوں۔ کہ ہمارے سلسلہ کی بعض عورتیں اخلاص میں مردوں سے کم نہیں۔ بلکہ بعض مردوں سے بعض عورتیں اخلاص میں بڑھ کر ہیں۔ پس جبکہ مرد کسی رنگ میں سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ کیا عورتیں اس خدمت کو نہ بجا لا دینگی؟ میرے نزدیک اگر اس کام کو صرف عورتیں ہی ملکر پورا کریں۔ تو یہ سلسلہ بہترین خدمات میں سے ایک خدمت شمار ہوگی۔ اور آیندہ آنے والی نسلیں ہماری عورتوں کی سعی اور ان کی ہمت کو دیکھ کر اپنے اسلاف کو تازہ کرینگی۔ اور ان کے دلوں سے بے اختیار ان کے لئے دعا نکلیگی۔ جو ہمیشہ کے لئے موت کے بعد کی زندگی میں ان کے درجوں کی ترقی کا موجب ہوتی رہیگی میرا دل اس جذبہ محبت اور حیرت کا اندازہ لگانے سے قاصر ہے۔ جو یورپین [illegible] لوگوں کے دلوں میں اس مسجد کو دیکھ کر پیدا ہوگا۔ جس کے دروازہ پر لکھا ہوگا۔ کہ یہ مسجد جرمن کے نومسلم بھائیوں کے استعمال کے لئے احمدیہ جماعت کی عورتوں نے بنائی ہے۔ وہ ایک طرف تو جماعت کی موجودہ غربت اور مسکینی کا حال پڑھینگے۔ دوسری طرف عورتوں کی اس شاندار خدمت کو دیکھیں گے۔ تو ان کے نفس ان کے دل کے کانوں میں اسطرح سرگوشیاں کرینگے۔ کہ یہ حال جب تمہاری غریب بہنوں کی قربانیوں کا ہے۔ تو اے مالدار لوگو! تم کو خدا اور اس کے سلسلہ کی خدمت کے لئے کس قسم کی قربانی کرنی چاہیئے؟

میں اس غریب اور مسکین کے دلی جذبات کا اندازہ کرنے سے قاصر ہوں جو برلن کی گلیوں میں احمدی جماعت کی شان و شوکت کے زمانہ میں اس امر پر غور کرتا ہوا گذر رہا ہوگا کہ میں اپنی اس کمزوری اور تنگدستی کی حالت میں دین اور سلسلہ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ اور ان لوگوں کے مقابلہ میں جو بڑے بڑے مالدار ہیں۔ میری خدمات کیا حقیقت رکھتی ہیں۔ جبکہ اچانک اس کے سامنے ہماری عورتوں کی یہ شاندار خدمت ایک رحمت کے فرشتہ کی شکل میں آکھڑی ہوگی۔ اس کا دل دھڑکنے لگیگا۔ اور اس کے چہرہ کا رنگ سرخ ہو جائیگا اور وہ اپنے تمام جسم میں ایک ہلکی سی کپکپاہٹ محسوس کریگا۔ اور وہ بے اختیار ہوکر کہہ اٹھیگا۔ کہ نہیں نہیں خدا نے میرے لئے بھی اپنی رحمت کے دروازے بند نہیں کئے ہیں۔ میں اس باہمت قوم کا ایک فرد ہوں۔ جس کی عورتوں نے اس زمانہ میں جبکہ ہماری قوم دنیا میں سب سے کمزور اور سب سے غریب تھی۔ خدا کے نام کو بلند کرنے کے لئے ہزاروں کوسوں پر آکر یہ مسجد تیار کروائی تھی۔ اس کی پرنم آنکھیں اور اس کے پھڑکتے ہوئے ہونٹ اس جذبہ امتنان و ولولہ محبت کا ایک ہلکا سا نشان ہونگے۔ جو اس ہدایت و رہنمائی کے بدلہ میں جو احمدی عورتوں کی اس عملی نصیحت سے اسے حاصل ہوگی۔ مگر اس کے احساسات کے عمیق سمندر میں جو حرکات پیدا ہو رہی ہونگی ان کا صحیح اندازہ یا اس ہستی کو ہوگا۔ جو سب رازوں سے واقف ہے یا اس شخص کو جس کا دل مایوسی کی تاریک غار میں امید کے سورج کی شعاعوں کو سانپ کی طرح لہرا لہرا کر آتے ہوئے دیکھیگا۔ اور جس کی جھکی ہوئی کمر اس مسجد کی برقی طاقت سے متاثر ہوکر یک دم سیدھی ہو جائیگی ۔

غرض یہ کام جس شان کا ہوگا۔ اور جو اعلیٰ درجہ کے نتائج اس سے پیدا ہونگے۔ ان کا صحیح اندازہ بھی ہم اسوقت نہیں کر سکتے۔ کوتہ بین آنکھ میری اس تحریر کو پڑھ کر حقارت آمیز چمک دکھلائیگی۔ مگر اسے کیا معلوم کہ وہ ولہم اعین لا یبصرون بہا کی تہدید کے اثر کے نیچے اپنی حقیقی روشنی کو کھو بیٹھی ہے۔ اور اس کا مالک کنوئیں کے مینڈک سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔

میں نے قادیان کی عورتوں میں اس تحریک کو ایک جلسہ کرکے پیش کیا ہے۔ اور انھوں نے اُسے شوق و محبت سے قبولیت کے ہاتھوں میں لیا ہے۔ اسلئے میں امید کرتا ہوں کہ اگر دوسرے مقامات کی احمدی بہنیں بھی اپنی قادیانی بہنوں کا سا اخلاص اور جوش دکھائینگی۔ تو یہ رقم بلکہ اس سے بھی زیادہ تھوڑے ہی عرصہ میں جمع ہو جائیگی ۔

قادیان کی عورتوں کا چندہ پہلے ہی جلسہ میں ساڑھے آٹھ ہزار تک پہنچ گیا ہے اور ابھی بڑھ رہا ہے۔ اور غالباً کچھ تعجب نہیں کہ دس ہزار تک پہنچ جائے۔ جس اخلاص اور جوش سے انھوں نے چندہ دیا ہے۔ اس کا اندازہ ان غریب عورتوں کے چندہ سے کیا جا سکتا ہے۔ جن کی گذارہ کا کوئی ذریعہ نہیں۔ جن کے کمانیوالے مرد موجود نہیں۔ جو پیرانہ سالی کے سبب خود بھی کسی محنت و مزدوری کے قابل نہیں ۔

ایک پٹھان عورت جو نہایت مسکین ہے۔ اور جو اپنے ملک کے بھیڑیوں کی سی طبیعت رکھنے والے مولویوں کے مظالم سے تنگ آکر قادیان ہجرت کر آئی ہے۔ اور جو بوجہ ضعف کے سوٹا لیکر بمشکل چل سکتی ہے اس نے دو روپیہ چندہ دیا۔ ایک اور پٹھان عورت جو نہایت ضعیف ہے۔ اور چلتے وقت بالکل پاس پاس قدم رکھ کر چلتی ہے۔ میرے پاس آئی۔ اور اس نے دو روپیہ میرے ہاتھ میں رکھ دئے۔ اور کہا کہ یہ چندہ مسجد کے لئے ہے۔ یہ عورت بالکل غریب ہے۔ اور دو چار مرغیاں اس نے رکھی ہوئی ہیں۔ جن کے انڈے فروخت کرکے وہ اپنی اوپر کی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ اور قریباً ساٹھ ستر سال کی اسکی عمر ہوگی۔ اسکی حالت اور اس کا اخلاص پہلے ہی میرے جذبات کو ٹھیس لگا رہا تھا کہ اس نے جو باتیں کہیں۔ اس نے بے اختیار میری آنکھوں کو پرنم کر دیا۔ اس نے دو روپیہ میرے ہاتھ میں رکھکر اس خیال سے کہ یہ رقم تو تھوڑی ہے۔ اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں کیونکہ اسکی زبان پشتو ہے۔ اور وہ اردو کے چند الفاظ ہی بول سکتی ہے۔ اپنے ایک ایک کپڑے کو ہاتھ لگا کر کہنا شروع کیا کہ یہ دوپٹہ دفتر کا ہے یہ کرتہ دفتر کا ہے یہ پاجامہ دفتر کا ہے یہ جوتی دفتر کی ہے میرا قرآن بھی دفتر کا ہے مرغی مرے پاس ہے اس نے بھی اس دفعہ انڈے کم دئے ہیں۔ یعنی میرے پاس کچھ نہیں۔ میری ہر ایک چیز بیت المال سے مجھے ملی ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ ایک طرف تو میرے دل پر نشتر کا کام کر رہا تھا۔ دوسری طرف میرا دل اس محسن کے احسان کو یاد کرکے جس نے ایک مُردہ قوم میں سے ایسی زندہ اور سرسبز روحیں پیدا کر دیں۔ شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو رہا تھا۔ اور میرے اندر سے یہ آواز آرہی تھی۔ خدایا تیرا یہ مسیح کس شان کا تھا جس نے ان پٹھانوں کی جو دوسروں کا مال لوٹ لیا کرتے تھے اس طرح کایا پلٹ دی کہ وہ تیرے دین کیلئے اپنے ملک اور اپنے عزیز اور اپنے مال قربان کر دینے کو ایک نعمت سمجھتے ہیں۔

ایک اور بیوہ پنجابی عورت نے جس کے پاس کوئی جائداد اور کوئی مال نہیں اپنے تھوڑے سے زیور میں سے جو گذشتہ ایام کی یاد اسکے پاس باقی رہ گیا تھا زیور دیدیا اسی طرح ایک اور نے جسکی کل جائداد

ڈیڑھ سو روپیہ کے قریب ہوگی بتیس روپیہ کے قریب کا زیور دیدیا۔

ایک بیوہ عورت نے جس کے پاس کوئی زیور اور مال چندہ میں دینے کے لئے نہ تھا۔ اور جو نہایت استقلال سے کئی یتیم بچوں کو پال رہی ہے۔ اپنے برتن ہی چندہ میں دیدئے۔

ایک اور عورت کے اخلاص کا نمونہ اس سے ظاہر ہے کہ اس نے اپنا زیور چندہ میں دیدیا۔ اور پھر بھی اس کی تسلی نہ ہوئی۔ تو گھر میں گئی اور بعض برتن بھی لاکر دیدئے اس کے خاوند نے جب اس سے کہا کہ تو زیور جو دے آئی ہے تو اس نے آگے سے جواب دیا کہ میرے دل میں اسلام کی مصیبت اور دوسرے مذاہب کی کوششیں جو وہ اس کے خلاف کر رہے ہیں۔ اس کا حال سنکر اس قدر جوش پیدا ہو رہا ہے کہ اگر خدا اور اس کے دین کے لئے ضرورت پیش آوے اور ایسا ممکن ہو تو میں تجھے بھی فروخت کرکے دین کیلئے چندہ میں دیدوں۔ میں اس کے اس فقرہ کی تعریف نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ فقرہ اپنے اصلی معنوں میں لیا جانے کے قابل نہیں ہے۔ مگر میں اس جوش کو پیش کرتا ہوں کہ جس نے ایک غیر تعلیم یافتہ عورت کے جذبہ فدائیت کو ان بھولے الفاظ میں ظاہر کر دیا۔

بڑی رقموں میں سے ایک رقم حضرت ام المومنین کی طرف سے پانچسو روپیہ کی تھی ہماری جائداد کا ایک حصہ فروخت ہوا تھا اسمیں سے ان کا حصہ پانچسو بنتا تھا۔ انہوں نے وہ سب کا سب اس چندہ میں دیدیا۔ اور میں جانتا ہوں کہ ان کے پاس یہی نقد مال تھا۔

میری ہمشیرہ عزیزہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ نواب محمد علی خان صاحب جاگیردار مالیر کوٹلہ نے پہلے پانچسو لکھوایا پھر تقریر کے بعد ایک ہزار روپیہ کر دیا۔ دوسری ہمشیرہ عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ عزیزم میاں عبداللہ خان صاحب نے تین سو روپیہ چندہ لکھوایا۔ اہلیہ برادر عزیز مرزا شریف احمد صاحب نے تین سو روپیہ اور اہلیہ صاحبہ اخی المکرم خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب نے ایک سو روپیہ۔

ڈاکٹر فضل الدین صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے دو سو روپیہ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب اوورسیر کی اہلیہ نے دو سو روپیہ۔ اہلیہ صاحبہ و دختران شیخ یعقوب علی صاحب نے اڑھائی سو روپیہ کے قریب۔ قاضی سید امیر حسین صاحب کی اہلیہ نے ایک سو اور ملک محمد حسن صاحب بٹ کی اہلیہ نے ایک سو روپیہ۔ میاں احمد الدین صاحب زرگر کی اہلیہ نے ایک سو روپیہ۔ اور عزیزہ حامدہ بیگم صاحب دختر استاذی المکرم پیر منظور محمد صاحب نے ایک سو پانچ روپیہ۔ اہلیہ صاحبہ و دختران بھائی عبدالرحیم صاحب نے ایک سو بیس روپیہ۔ اہلیہ برادر عزیز مرزا گل محمد صاحب نے ایک سو روپیہ۔ اہلیہ صاحبہ میر محمد اسحٰق صاحب نے پچاس روپیہ اور اہلیہ صاحبہ مولوی غلام احمد صاحب طالب علم مبلغ کلاس نے پچاس روپیہ اور بہت سی رقوم ہیں۔ مگر وہ بعد میں تفصیلاً سب شائع ہو جائینگی۔ اس وقت میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

میں نے اپنی بیویوں کا چندہ پہلے نہیں لکھا۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ وہ ایک حد تک میری ذمہ واریوں میں شریک ہیں۔ مگر اس کو بالکل نظر انداز نہیں کر سکتا۔ تا کہ بعض بدظنی کرنے والوں کے لئے یہ بات ٹھوکر کا موجب نہ ہو۔ میری بڑی بیوی والدہ عزیز ناصر احمد صاحب نے دو سو روپیہ دیا ہے۔ میں اس جگہ پر لکھ دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ جب اخبار الفضل میں نے جاری کیا ہے تو اس وقت میرے پاس روپیہ نہ تھا کچھ روپیہ اخی المکرم نواب محمد علی خان صاحب نے اس کیلئے دیا تھا۔ کچھ حضرت ام المومنین صاحبہ نے کچھ اور روپیہ کی ضرورت تھی جس کیلئے میں نے والدہ ناصر احمد صاحب سے ذکر کیا تو انہوں نے بخوشی اپنے کڑے اور ہماری چھوٹی لڑکی کے کڑے جو دونوں پر ان کو ان کی والدہ کی طرف سے ملے تھے۔ بطور قرض دیدیئے جنہیں فروخت کرکے پانچسو روپیہ میں نے الفضل میں لگا دیا۔ یہ وہی روپیہ ہے۔ جس کی نسبت پیغام بلڈنگز سے شائع ہونے والے رسالہ اظہار الحق میں لکھا گیا تھا کہ شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور کا روپیہ ہضم کیا گیا۔ اور اسے اخبار میں لگا دیا۔ شیخ صاحب نے ایک ہنڈی احتیاطاً مکرمہ کے ایک تاجر کے نام مجھے دی تھی جس کا روپیہ واپس کچھ عرصہ بعد بنک سے روپیہ واپس آنے پر میں نے عصر کی نماز کے وقت جبکہ وہ قادیان میں آئے ہوئے تھے۔ مسجد مبارک میں ان کو واپس دیدیا تھا۔ افسوس ہے کہ اظہار حق میں شائع ہونے والے غلط الزام کی تردید انہوں نے ابتک نہیں کی۔ ایک سو روپیہ تو اس قرض کا میں نے پہلے ادا کر دیا تھا۔ باقی چار سو روپیہ مجھے ڈیڑھ سال ہوا ادا کرنے کی توفیق مل گئی۔ اور اس روپیہ میں سے نصف یعنی دو سو روپیہ کو انہوں نے اپنی وصیت کا حصہ ادا کرنے کے لئے الگ کر دیا۔ اور نصف اس چندہ میں دیدیا۔

میری منجھلی بیوی نے ایک سو روپیہ چندہ دیا۔

اور چھوٹی بیوی نے ایک گلوبند جو ایک سو چھتیس روپیہ کو بکا ہے اور چودہ روپیہ نقد کل ڈیڑھ سو روپیہ لڑکیوں کا چندہ ملا کر کل چھ سو روپیہ ہو گیا جو لوگ واقعات پر سے آنکھیں بند کرکے گذر جانے کے عادی ہیں۔ وہ شاید اس رقم کو قلیل سمجھیں۔ مگر میں جو ان کی حالت سے واقف ہوں۔ جانتا ہوں کہ انہوں نے اپنی حیثیت سے بڑھکر چندہ دیا ہے۔ اور وہ اخلاص میں کسی سے کم نہیں ثابت ہوئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ درحقیقت مجھے کبھی اس امر پر افسوس نہیں ہوا کہ میں نے کبھی اپنی بیویوں کو ان کی ضروریات زندگی کے علاوہ کچھ نہیں دیا۔ سوائے اس موقع کے کیونکہ میں دیکھتا تھا۔ کہ وہ زیادہ دینے کی خواہشمند تھیں۔ مگر وہ اپنی خواہشات کو پورا نہیں کر سکتی تھیں۔

قادیان کی احمدی خواتین کی اس کوشش اور اخلاص کا اظہار کرکے جو انہوں نے اس مسجد برلن کیلئے دکھائی ہے۔ اپنی دوسری بہنوں کو مخاطب کرتا ہوں کہ وہ بھی اسی اخلاص سے اس کام کیلئے چندہ دینگی تبھی جاکر یہ کام ہوگا۔ اگر قادیان کی عورتیں ساری رقم میں سے قریباً پانچواں حصہ دیسکتی ہیں۔ تو باہر کی عورتیں بقیہ چار حصہ کیوں ادا نہیں کر سکتیں یقیناً وہ اگر قادیان کی عورتوں سے چوتھا حصہ بھی اخلاص دکھائیں۔ تو اس رقم کو آسانی سے ادا کر سکتی ہیں۔ صرف ضرورت اخلاص اور انتظام کی ہے۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ باہر کی بہت سی احمدی خواتین اخلاص میں قادیان کی عورتوں سے ہرگز کم نہیں۔ چنانچہ ایک نمونہ میں اہلیہ صاحبہ کپتان عبدالکریم صاحب کا پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس کام کیلئے قریباً ایک ہزار روپیہ کا زیور اور کپڑے دیدیئے ہیں جو اخلاص اس خاتون نے دکھایا ہے اگر یہی اخلاص دوسری بہنیں دکھائیں تو اس چندہ کو لاہور سے آگے جانے کی نوبت نہ آوے کہ پورا ہو جائے۔ مگر نہ سب کا اخلاص برابر ہو سکتا ہے۔ نہ سب کے حالات یکساں ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ایک بہن کے اس کام کو پورا کر دینے سے باقی بہنوں کی ذمہ داری ادا ہو سکتی ہے۔ یا ان کا جوش اور اخلاص اپنے پورا ہونیکا راستہ تلاش کر سکتا ہے۔ پس چاہیئے کہ ہر جگہ کی احمدی عورتیں اس چندہ میں اس جوش سے حصہ لیں کہ گویا اسی شہر یا اسی گاؤں کی عورتوں نے اس پچاس ہزار کی رقم کو پورا کرنا ہے جب تک اس اخلاص سے کام نہ ہوگا یہ رقم ہرگز پوری نہ ہو سکیگی۔ کیونکہ وہ کام کبھی نہیں ہوا کرتے۔ جن کے کرنیوالے یہ خیال کر لیتے ہیں کہ ہمارے سوا اور بھی تو کرنے والے ہیں۔ پس چاہیئے کہ تم میں سے ہر ایک یہ سمجھے کہ یہ پچاس ہزار کی رقم اسی نے پوری کرنی ہے۔ اور اس مسجد کی تعمیر اسی کا ذمہ فرض ہے۔ جب اس ارادہ اور اس نیت سے کھڑی ہوگی تو یقیناً تم کامیاب ہوگی۔ اور دین و دنیا میں فلاح کا منہ دیکھوگی۔

اے بہنو! خدمت کے موقع روز روز نہیں ملتے۔ اور نہ ایمان کے اظہار کی خوش کن گھڑیاں جلد جلد میسر آتی ہیں۔ یہ محدود زندگی ایک نہ ختم ہونیوالی زندگی کیلئے سامان جمع کرنے کیلئے ہمیں ملی ہے۔ پس اس دن کے لئے جب نہ بھائی نہ باپ نہ ماں نہ خاوند نہ اولاد نہ دیگر رشتہ دار نہ مال کام آویگا۔ کچھ حاصل کر لو۔ اور خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے عملی طور پر شکر گذاری کا اظہار کر لو کہ یہ وقت غنیمت اور یہ ساعت نعمت ہے۔

مسجد لندن کے چندہ کے وقت مثلاً امرتسر اور لاہور کے احباب نے قادیان کی جماعت کے اخلاص کو دیکھکر تیس ہزار کی رقم جس کیلئے اول اعلان کیا گیا تھا اسے لاہور تک ہی پورا کر دیا تھا کیا ان شہروں کی مخلص بہنیں اپنے مردوں کے نمونہ کی اتباع کر کے نہ دکھائینگی۔ کیا لاہور کے مردوں کی طرح جنہوں نے قادیان کے چندہ کے برابر چندہ مسجد لندن میں دیا تھا۔ لاہور کی احمدی خواتین اپنی قادیان کی بہنوں کے برابر چندہ دینے کی کوشش نہیں کرینگی۔ عورت کا اپنے زیورات سے جدا ہونا ایک مشکل امر ہے مگر یاد رہے کہ ہمیشہ بآرام زندگی پانا اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

میں فیروز پور کی عورتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان کے مرد خدمت دین کا ایک خاص جوش رکھتے ہیں اور وہ معمولی حیثیت رکھتے ہوئے اپنے مجموعی کام کی وجہ سے بہت سی بڑی جماعتوں سے چندہ میں بڑھ جاتے ہیں پس ان کے گھروں میں ایک نیک مثال موجود ہے۔ اور اپنے گھر کے واعظ سے زیادہ کسی کی تحریک کیا واعظ ہو سکتی ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ ہماری سرگودھا کی بہنوں نے اس چندہ میں انکم کی تحریک سے متاثر ہو کر پیش قدمی کی ہے۔ میں ان کے اخلاص کی قدر کرتا ہوں مگر میں ان کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہوں نے پہلے جو چندہ دیا ہے اس وقت دیا ہے جبکہ ان کو اس تحریک کی اہمیت معلوم نہ تھی۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اب وہ اس ضرورت کے مطابق اپنے اخلاص کا اظہار کرینگی۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے مرد سال میں چھ سات ہزار چندہ دیتے ہیں۔ کیا وہ سالوں میں ایک دفعہ ان کے سال کے چندہ کے برابر چندہ نہیں دینگی وہ اس امر کو نظر انداز نہ کریں کہ ان کے دو چکوں کے چندہ سے بڑھکر بعض بے کس بیوہ عورتوں نے چندہ دیا ہے جن کا نہ کوئی کمانیوالا تھا نہ کوئی آمدن کی صورت تھی۔ ان کو مکرمی چوہدری حاکم علی صاحب کی اہلیہ کی مثال اپنے پیش نظر رکھنی چاہیئے۔ جنہوں نے ایک سو روپیہ چندہ دیا ہے۔ اور چونکہ چوہدری صاحب کی دو بیویاں ہیں۔ اس لئے یہ آدھا چندہ سمجھنا چاہیئے۔ چوہدری صاحب کے دو مربعے ہیں۔ پس اس حساب کو مدنظر رکھکر اگر ہماری سرگودھا کی بہنیں چندہ دیں تو وہ بہت کچھ کر کے دکھا سکتی ہیں۔

میں سیالکوٹ۔ جالندھر۔ ہوشیار پور۔ لدھیانہ۔ راولپنڈی جہلم۔ گوجرات۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ کیمل پور۔ لائل پور۔ جھنگ۔ ملتان۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ ڈیرہ غازی خاں۔ شملہ۔ دہلی۔ و دیگر اضلاع اور ریاست ہائے پٹیالہ۔ کپورتھلہ۔ مالیر کوٹلہ۔ جموں کشمیر۔ جیند۔ نابھہ کی بہنوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اور اسی طرح یوپی۔ بہار۔ بنگال۔ سندھ۔ بمبئی۔ حیدرآباد۔ مدراس۔ صوبہ جات سرحدی کی احمدی بہنوں کے اخلاص سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس رقم کو تین ماہ کے اندر پورا کر دینے کی پوری کوشش کرینگی۔ میں ہندوستان سے باہر کی احمدی خواتین سے بھی امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کام میں ہندوستانی بہنوں سے پیچھے نہیں رہینگی۔ اور مغربی افریقہ۔ مشرقی افریقہ۔ یوگنڈا۔ امریکہ۔ انگلستان۔ سیلون۔ ماریشس اور دیگر بلاد کی احمدی خواتین کے اخلاص پر مجھے کامل یقین ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام بہنوں کے کام اور اخلاص میں برکت دے۔ اور اپنی بیش از بیش برکات سے متمتع فرمائے۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔ خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح)

اس مضمون کے متعلق ہدایات

چونکہ عورتوں کی انجمنیں ابھی قائم نہیں ہوئیں۔ اس لئے میں جماعت کے مردوں سے خصوصاً جماعت کے پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے امید کرتا ہوں کہ وہ عورتوں کے جلسہ کرنے اور انہیں میرا یہ مضمون اور دیگر مضامین سنوا کر۔ چندہ جمع کرنے کی پوری کوشش کروائیں۔ وہ دن آتے ہیں۔ جبکہ عورتوں کی اپنی انجمنیں انشاء اللہ بنجائینگی جس طرح قادیان میں بن گئی ہے۔ اور پھر مردوں کے ہاتھ سے یہ ثواب کا موقع نکل جائیگا۔ پس اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ کہ نہ معلوم پھر ایسا ثواب کا کام کرنیکی توفیق ملے یا نہ ملے۔ عورتوں کے ذہن نشین کر دینا چاہیئے کہ وہ اپنے زیورات یا دیگر اموال میں سے چندہ دیں اپنے خاوندوں پر بوجھ نہ ڈالیں۔ اور مردوں کو چاہیئے کہ عورتوں کے اخلاص کے اظہار میں روک نہ بنیں بلکہ ان کا حوصلہ بڑھائیں۔ چاہیئے کہ ہر جگہ کی مخلص عورتیں بار بار جلسہ کر کر کے تمام تحریکات اور چندہ کے اعلانوں سے جو اخبارات سلسلہ میں شائع ہوتے رہینگے۔ اپنی اپنی جگہ کی بہنوں کو واقف کرتی رہیں۔ اور چاہیئے کہ مرد اس کام میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ بلکہ محرک ہوں۔

تمام چندہ ناظر بیت المال قادیان کے پاس آنا چاہیئے۔ اور کوپن پر صاف صاف لکھا ہونا چاہیئے کہ یہ فلاں جماعت کی طرف سے مسجد برلن کیلئے ہے۔ اور پوری فہرست چندہ کی ہمراہ آنی چاہیئے کیونکہ ارادہ ہے کہ اس چندہ کی ہر ایک رقم شائع کی جائے۔ اور ایک کتاب چھپا کر مسجد برلن میں رکھی جائے۔ چونکہ عورتیں منی آرڈر کرانیکا کام نہیں کر سکتیں اس لئے ہر جماعت کے سکرٹری کو اس کام میں ان کی مدد کرنی چاہیئے۔ اور چونکہ اس چندہ میں زیورات وغیرہ بہ نسبت روپیہ کے زیادہ ہونگے۔ اس لئے چاہیئے کہ زیورات کو مضبوط ڈبوں میں بند کر کے بیمہ کرا کے دفتر ناظر بیت المال میں بھجوا دیں۔ اور ساتھ فہرست بھیجیں کہ فلاں زیور، فلاں عورت کی طرف سے ملا ہے جس جگہ پڑھی لکھی عورتیں نہ مل سکیں وہاں مردان کا اس کام میں ہاتھ بٹائیں۔ اللہ تعالےٰ تمام بھائیوں اور بہنوں کو اس کام کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ خاکسار مرزا محمود احمد

ہندوستان کی خبریں

ہندو مسلمانوں میں فساد احمد آباد - ۹ر فروری - دوہولیا سے ایک فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جو بیواس کے ہندو مسلمانوں کے درمیان برپا ہوا ہے۔ اس فساد کی یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کو مسجد کے آگے گھنٹہ بجانے سے منع کیا۔ لیکن انہوں نے نہ مانا۔

چاولوں کے کارخانہ میں آگ لگ گئی رنگون - ۱۰ر فروری آج نصف شب کو چاولوں کے اس کارخانے میں آگ لگ گئی۔ اندازہ کیا کہ تقریباً ۹ لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے۔

ایک مسلمان لڑکی کا اغوا ۱۰ر فروری کو جب سیالکوٹ کی گاڑی امرتسر ریلوے سٹیشن سے آگے بھگتانوالہ اسٹیشن پر پہونچی تو ایک بھولی بھالی گیارہ بارہ سال کی مسلمان بچی نے روتے ہوئے گاڑی سے سر نکالا اور ریلوے کنسٹبل کو بتایا کہ وہ جموں کی رہنے والی ہے۔ اور اسے سکھ زبردستی اٹھا لائے ہیں۔ یہ دیکھ کر سکھ بھاگ نکلے۔ مگر پولیس نے ان میں سے دو کو گرفتار کر لیا۔ لڑکی کو امرتسر لایا گیا۔ جہاں اس کے والدین کا پتہ ونشان دریافت کیا گیا۔ اب لڑکی کو معہ ملزموں کے پولیس کے زیر حراست جموں روانہ کر دیا گیا ہے۔

مساجد قدیم اور دہلی جدید حاجی وجیہہ الدین صاحب ممبر لیجسلیٹو اسمبلی رئیس میرٹھ نے لیجسلیٹو اسمبلی میں سوال کیا کہ گورنمنٹ ہند نے سٹیٹسمین اخبار کے اس مضمون پر توجہ کی ہے کہ جس کی سرخی ہے "نئی دہلی کی مساجد خطرہ میں" کیا گورنمنٹ ان مساجد کی حفاظت اور قیام کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان کرے گی۔ اور کیا گورنمنٹ ان شکایات کی تحقیقات کر کے مسلمانوں کو تسکین دے گی۔ جواب میں مسٹر لی نے منجانب گورنمنٹ بیان کیا۔ کہ گورنمنٹ نے یہ مضمون اخبار میں نہیں دیکھا ہے۔ تمام مساجد قدیم محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ اور جو آثار قدیمہ میں سے ہیں ان کی مرمت بھی کرائی جاتی ہے۔

سرحدی مہم دہلی - ۶ر فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ یکم فروری کو ہماری فوج نے لادھا کو خالی کر دیا۔ اور بیزار گھزا پہنچی برف باری کی شدت سے سپیل کا سفر بہت دشوار ہو گیا۔ ۲ر فروری کو یہ فوجیں بیزار گھزا سے شمال مغرب کی جانب روانہ ہوئیں ۴ر فروری کو پیش قدمی اس فوج کے ساتھ ساتھ جاری ہے جو ازمق سے جنوب میں ایک موضع کی طرف جا رہی تھی۔ جو موضع ٹانڈا چینا سے سات میل شمال کی طرف ہے اس لئے ہماری دو فوجیں مختلف راستوں سے ہو کر موضع ٹانڈا چینا پر مجتمع ہو گئیں۔ مسعودیوں کی ایک مختصر جمعیت کو جو شمال کی طرف جا رہی تھی۔ قبل اس کے کہ جنوبی دستہ شمالی دستہ کے مقدمتہ الجیش کی جانب جاتا نقصانات اٹھانا پڑا۔

سیٹھ چھوٹانی نے استعفیٰ دے دیا بمبئی کی ایک خبر مظہر ہے کہ سیٹھ چھوٹانی نے اختلاف رائے کی وجہ سے مجلس عاملہ کانگریس کی ممبری سے استعفا دیدیا۔ سیٹھ چھوٹانی نے بھی ابو الکلام آزاد کے ساتھ دونوں پارٹیوں میں مفاہمت کے لئے سخت کوشش کی لیکن بے سود جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں صاحبوں نے استعفا دیدیا۔

بلدیہ کلکتہ کا مسودہ قانون کلکتہ - ۱۲ر فروری بلدیہ کلکتہ کے مسودہ قانون میں جو ترمیمیں پیش کی گئی تھیں۔ ان پر مجلس وضع قوانین بنگال میں غور و بحث شروع ہوئی۔ یہ مسودہ قانون نومبر ۱۹۲۱ء میں آنریبل سر سریندر ناتھ بنرجی وزیر حکومت نے پیش کیا تھا۔ اس وقت یہ مسودہ قانون ایک مجلس منتخبہ کے سپرد کر دیا گیا۔ جو چھ ماہ سے زیادہ مدت اس پر غور وخوض کرتی رہی۔ آج ان ترمیموں پر جن کا مقصد حدود کلکتہ کی توسیع عمل میں لانے کا تھا۔ ایک طویل بحث ہوئی۔ جس کے بعد یہ طے پایا کہ مانک کوسی پور۔ جت پور اور گارڈن ریچ کے بلدیات بلدیہ کلکتہ سے ملحق کر دیئے جائیں۔

شاہ برما کے پوتے کو سزا رنگون - ۱۲ر فروری انگائی ڈن۔ اور اس کے ساتھیوں کو سزائے موت کو گورنر با جلاس کونسل نے حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا میں تبدیل کر دیا ہے۔ انگائی ڈن برما کے فرمانروائے سابق شاہ منڈان لن کا پوتا ہے۔ اس نے گذشتہ مارچ سرحد چین کے قریب مسٹر میوز پر حملہ کیا تھا۔

گورنر برما کا دورہ رنگون - ۱۲ر فروری۔ آج گورنر عازم مولمین ہوئے۔ مولمین سے ۱۶ر فروری کو واپس ہوں گے۔

مدراس ہائیکورٹ کا جدید ایڈوکیٹ جنرل مدراس - ۱۲ر فروری - سی مادھون نائر سرکاری وکیل جو سر سنکرن نائر کے بھتیجے ہیں۔ سی۔ پی رام سوامی آئر کی جگہ ایڈوکیٹ جنرل مقرر ہوئے ہیں۔ مؤخرالذکر ایگزیکٹو کونسل کے قانونی ممبر مقرر ہوئے ہیں۔

مسٹر داس کی بمبئی سے روانگی بمبئی میں دس دن تک قیام کرنے کے بعد ۶ فروری کو سہ پہر کے وقت مسٹر داس کلکتہ روانہ ہو گئے۔ اپنے قیام کے دوران میں مسٹر داس نے بمبئی کے لیڈروں سے ملکی معاملات پر تبادلہ خیالات کیا۔

مسٹر شنکر لال بینکر پر قرقی کا وارنٹ بمبئی کی ایک خبر مظہر ہے کہ شنکر لال بینکر کی جائداد سے ایک ہزار روپیہ جرمانہ وصول کرنے کی غرض سے ان پر قرقی کا وارنٹ جاری کیا جانے والا ہے۔

ستر اکالی قیدی چھوٹ گئے امرتسر - ۶ فروری ۷۰ اکالیوں کا ایک گروہ اٹک فورٹ جیل سے چھوٹ کر آج شام کو ریلوے اسٹیشن پر پہونچا۔ یہاں اکالیوں کے ایک بڑے گروہ نے ان کا استقبال کیا۔ اور ان کو ایک جلوس میں گولڈن ٹیمپل تک لے گئے۔ سروپا [illegible] کو ایک دیوان میں لیجا کر ان کے سامنے سپرد کئے گئے۔

غیر ممالک کی خبریں

آئرلینڈ میں خانہ جنگی

ڈبلن - ۸ر فروری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ لیام ڈیزی بے قاعدہ سپاہیوں کے نائب سردار اعلیٰ نے جو ۸ر جنوری کو گرفتار کیا گیا تھا - اور جس کو سزائے موت کا حکم ہو گیا تھا - آج ایک سمجھوتہ پر دستخط کر دئے ہیں - اور وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے سپاہیوں اور سامان حرب کی حوالگی میں فوراً مدد دینگے - اس نے دیگر افسران سے بھی جنہیں ڈی ڈیلرا بھی شامل ہیں - درخواست کی ہے کہ وہ بھی اسی قسم کی مفاہمت کر لیں - لہذا کل صبح تک باغیوں کو پھانسی دیا جانا ملتوی کر دیا گیا ہے -

ملک معظم کے نواسہ

لندن - ۷ر فروری شہزادی میری (دختر نیک اختر ملک معظم) کے لڑکا پیدا ہوا ہے -

اٹلی کا پھر قبضہ ہو گیا

روما الکبریٰ - ۸ر فروری - طرابلس کے ایک پیغام سے معلوم ہوا ہے - کہ جو ملک ۱۹۱۵ء میں اطالیہ کے ہاتھ سے نکل گیا تھا - اس پر اب پھر قبضہ ہو گیا ہے - علاقہ ترہونہ کے سرداروں نے اطاعت قبول کر کے ہتھیار ڈال دئے ہیں -

وزیر اعظم بلغاریہ پر بم کا نشانہ

صوفیہ - ۶ر فروری نیشنل تھیٹر میں تماشا ہو رہا تھا - وزیر اعظم استمبولیسکی بھی شریک تھے - کہ کسی نے تاک کر بم مارا - بم پھٹا مگر کسی کو نقصان نہیں پہنچا

یونان میں ہولناک امراض

لندن ۹ر جنوری ایتھنز سے اطلاع آئی ہے - کہ ہیضہ اور چیچک خطرناک طور پر پھیل رہی ہے - اور جذام درد کمر اور عضلات دماغ کے ورم کے بھی اکثر بیمار پائے جاتے ہیں ہزاروں پناہ گزینوں کا صفایا روزمرہ ہو جاتا ہے - اور اس کا اثر غیر مصافی آبادی پر بھی پڑ رہا ہے - حکومت کا محکمہ حفظان صحت قطعی بے بس ہو گیا ہے -

تاہرہ کا انتقام قتل

قاہرہ - ۱۱ر فروری - لارڈ ایلنبی [illegible] نے ایک اعلان شائع کیا ہے - کہ اس ضلع پر چھ سو پونڈ جرمانہ عائد کیا گیا ہے جہاں کہ ۲ر فروری کو مسٹر اسبلر پر گولی چلائی گئی تھی آپ نے دھمکی دی ہے - کہ اگر کسی شخص نے اس جرمانہ کی ادائگی سے انکار کیا - تو اس کی جائداد قرق کر لی جائیگی - کیونکہ بہت سے لوگوں نے گولی چلانے والے کو اپنی آنکھوں سے دیکھا - مگر اس کے گرفتار کرنے کی نہ خود کوشش کی نہ حکام کی اس کی گرفتاری میں کوئی مدد کی -

پولینڈ میں حادثہ قتل

وارسا - ۹ر فروری پولینڈ کے اسقف اعظم جیوجیچر کو ایک شخص لیٹی سیکر نے قتل کر دیا - قاتل چاہتا تھا کہ پولینڈ کا گرجا ماسکو کے ماتحت رہے لیکن اسقف آنجہانی نے گذشتہ سال اعلان کیا تھا - کہ کچھ ہو پولینڈ کا گرجا کسی کی ماتحتی قبول نہیں کریگا - قاتل نے اس پتھر کو ہٹانے کے لئے یہ صورت اختیار کی -

آئرلینڈ کے مسٹر لینچ کا اعلان

لندن - ۱۰ر فروری مسٹر لینچ نے افواج جمہوریہ کے نام ایک اعلان شائع کیا ہے - جس میں لکھا ہے کہ جب تک ملک کی آزادی تسلیم نہ کر لی جائیگی اور وہ دشمن جو ملک کے اندر ہیں - یا ملک سے باہر مصروف کار ہیں - ہمیں آزادی کا یقین نہ دلا دینگے ہم ہرگز باز نہ آئینگے - اور اپنی کوششوں کو برابر جاری رکھینگے - انہوں نے اعلان میں لکھا ہے کہ وہ آزادی و حریت کے بنیادی مسئلہ میں کسی مصالحت و مفاہمت کے لئے تیار نہیں ہیں - اور لوگوں کو اس وقت کسی دھوکہ میں آکر اپنی اس مضبوط قوت کو کمزور نہ کر دینا چاہئے - جو انہیں اس وقت حاصل ہو گئی ہے - آخر میں انہوں نے اس جملہ پر اپنے اعلان کو ختم کیا ہے - کہ اگر ہم متحدہ و متفقہ طاقت سے مقابلہ کرتے رہے - اور اس استقلال کے ساتھ کام کیا تو فتح یقینی ہے -

فرانس کا روس سے تعلق قائم کرنے کا ارادہ

پیرس - ۱۰ر فروری - عام جرائد میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے - کہ حکومت فرانس سوویٹ حکام سے گفت و شنید کرنے کے لئے اپنا ایک نمائندہ بھیجنے کی تجویز کر رہی ہے -

حکام سمرنا اور اتحادیوں میں عارضی سمجھوتہ

لندن - ۹ر فروری قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے - کہ سمرنا کے حکام اور اتحادیوں کے مابین عہد نامہ ہو گیا ہے - کہ جب تک معاملات کا سیاسی طور پر تصفیہ نہ ہو جائے - بندرگاہ سمرنا موجودہ حالت پر رہے -

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ریلوے کی تعمیر

مکہ معظمہ کا اخبار "القبلہ" رقمطراز ہے - کہ شریف حسین نے اپنی جیب خاص سے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ریلوے لائن تعمیر کرانے کا اعلان کیا ہے - امید کی جاتی ہے کہ آئندہ سال حاجی ریلوے لائن پر سفر کرینگے -

جدید آثار مصر کو دیکھنے کیلئے بیشمار امریکنوں کی آمد

نیو یارک [illegible] اعلان کیا گیا ہے - کہ گیارہ ہزار امریکن ایک مہینہ کے بعد مصر کے موجودہ جدید آثار کو دیکھنے کے لئے آنے والے ہیں -

تصحیح

الفضل نمبر ۶۱ صفحہ ۹ کالم دوم سطر ۲۳ و ۲۴ میں اس طرح پڑھنا چاہیئے - کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح نے یوں فرمایا تھا - "خیر مسلمان تو مسلمان ہی تھے - کافروں کو بھی اپنے دین سے محبت ہوتی ہے - بلکہ موجودہ مسلمانوں سے کئی گنا زیادہ"

۲ - الفضل نمبر ۶۲ مدینۃ المسیح کے عنوان کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا تھا کہ یہ لکھا جائے "کہ جو احباب بالخصوص میرے پاس کسی کام کی وجہ سے آنا چاہتے تھے - وہ میری واپسی تک آنا ملتوی فرما دیں" یہ منشا نہ تھا کہ قادیان میں جو لوگ آنا چاہتے ہیں وہ نہ آئیں - اسی نمبر میں صفحہ ۶ کالم اول سطر نمبر ۲ میں لفظ ارمینین کی بجائے یونانی سمجھنا چاہیئے ؛